اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۴	مورخہ ۶ مئی سنہ ۱۹۲۷ء	یوم جمعہ	مطابق ۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۵ھ	نمبر ۸۷

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ بفضل خدا خیریت سے ہیں۔ روزانہ درس قرآن کریم دیتے ہیں ۲ مئی بعد نماز عصر حضور نے طلباء کی مجلس ارشاد کو بھی حسب معمول نصائح فرمائیں۔

۲ مئی سے مولوی فاضل کے درجہ کا امتحان شروع ہے۔ دار الامان سے جو طلباء لاہور جاکر اس میں شریک ہوئے ہیں ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے:

۳ مئی۔ کسی قدر بارش ہوئی۔ جس سے کاٹی ہوئی فصل گندم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے:

جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور عامہ سلسلہ کی بعض خدمات انجام دینے کے واسطے ۲۵ اپریل سے لاہور میں گیا اور ہنوز چند روز اور وہیں قیام رکھیں گے:

لوکل جماعت احمدیہ قادیان کا اخلاص

بموقعہ مجلس مشاورت سب کمیٹی بیت المال کے ممبروں سے ناظر صاحب بیت المال نے کہا۔ اگر پچاس ہزار بقایا وصول ہوجائے (۳۰ اپریل سے قبل) تو سال حال کا خرچ پورا ہو کر کچھ روپیہ بچ بھی سکتا ہے۔ اس پر ممبران سب کمیٹی بیت المال نے کہا۔ کہ پچاس ہزار بقایا وصول ہونا مشکل ہے۔ ناظر صاحب بیت المال نے فرمایا۔ اگر سارے بقائے بقایا داروں سے وصول نہ ہوسکیں۔ تو وہ لوگ جو باقاعدہ دینے والے ہیں۔ اپنی جماعت کے بقائے کا نصف خود ادا کریں۔ اس پر بعض نمایندوں نے فرمایا۔ کہ اگر قادیان والے اپنے بقائے دیدیں۔ تو ہم بھی ذمہ دار ہیں۔ اپنی جماعتوں کے نصف نصف بقائے ادا کر دینگے۔ اسوقت میں نے بحیثیت لوکل سکرٹری مال ہونے کے وعدہ کیا۔ کہ لوکل جماعت قادیان کی جانب سے ۳۰ اپریل تک سارا داخل کر دیا جائیگا۔ الحمد للہ کہ قادیان کی غریب مگر مخلص جماعت نے ایک ہزار آٹھ سو ۳۰ اپریل ۱۹۲۷ء تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر کے اپنا بجٹ ہی پورا نہیں کیا۔ بلکہ کچھ قدر زیادہ دیا۔ میں باقی تمام جماعتوں سے بصد ادب عرض کرتا ہوں کہ وہ بھی اب مہربانی کر کے اپنے اپنے بجٹ اپنے وعدہ کے مطابق پورے فرمائیں۔

خادم محمد دین ملتانی آنریری سکرٹری مال لوکل جماعت احمدیہ قادیان

اخبار احمدیہ

دفتر محاسب کا اعلان

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ خزانہ صدر میں دفتر محاسب معطی کی منشاء کے ماتحت روپیہ جمع کرتا ہے۔ بعض دوست روپیہ ارسال کر کے کوپن پر لکھدیتے ہیں۔ تفصیل علیحدہ ارسال ہے یا ارسال ہوگی۔ مگر معلوم ہوتا ہے ایسا وعدہ کر کے دوست بھول جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ روپیہ ان کا بلا تفصیل بے کار پڑا رہتا ہے۔ حالانکہ خزانہ کو روپیہ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن تفصیل نہ معلوم ہونے سے ایسے روپیہ کو مصرف میں نہیں لایا جا سکتا۔ پس احباب سے درخواست ہے کہ روپیہ ارسال کرتے وقت کوپن یا بیمہ پر ساتھ ہی تفصیل دیدیا کریں۔ تاکہ روپیہ آتے ہی داخل ہو کر علاوہ جلد تر رسید پہنچنے کے سلسلہ کی ضرورت میں بھی صرف کیا جا سکے۔ جن دوستوں نے حال میں اپنے روپیہ ارسال کر کے تفصیل نہیں بھیجی۔ وہ بواپسی تفصیل ارسال فرمائیں۔ محمد اشرف محاسب۔

سرگودھا میں خواتین کا جلسہ

۱۲ اپریل۔ حافظ عبد العلی صاحب وکیل سرگودھا کے مکان پر جلسہ لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا۔ اول تلاوت قرآن شریف کی گئی۔ جس کا ترجمہ بھی سنایا گیا۔ بعد ازاں انسانی زندگی کے مقصد پر تقریر ہوئی۔ جس کا ماخذ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ تھا۔ بعد ازاں ذکر الٰہی پر مضمون پڑھکر سنایا گیا۔ مستورات نے خواہش ظاہر کی کہ آیندہ بھی اگر ایسے جلسے ہوں۔ تو نہایت عمدہ بات ہوگی۔ ہمارے جلسہ میں قریباً پچاس عورتیں تھیں۔ جن میں سوائے چند کے سب غیر احمدی تھیں۔ دو غیر احمدی لڑکیوں نے نعتیں پڑھیں۔ پھر ہم نے

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والے جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

والی نظم پڑھی۔ جسے مستورات نے خاص توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ خداوند کریم سے دعا ہے۔ کہ ہمارا یہ کام سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ الراقمہ۔ دختر حافظ عبد العلی صاحب وکیل سرگودھا

تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن قادیان

حضرت صاحبزادہ والا تبار میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے ازراہ شفقت و عنایت چار کنال زمین تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کو مستقل اور باقاعدہ طور پر قائم کرنے کے لئے مرحمت فرمائی ہے۔ جس کے لئے جملہ ممبران ایسوسی ایشن کی طرف سے حضرت صاحبزادہ صاحب اور تمام خاندان نبوت کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ سب دوست اپنے مستقل و موجودہ پتہ سے جلد تر مطلع فرمائیں۔ اور اپنے علاوہ جس جس سابق طالب علم تعلیم الاسلام ہائی سکول کا پتہ معلوم ہو۔ اس سے بھی اطلاع بخشیں۔ تا قیام ایسوسی ایشن و دیگر امور کے متعلق عملی کوشش کا اجرا ہو سکے۔
رشید احمد ارشد۔ جائنٹ سکرٹری۔ قادیان۔

احتیاط

۲۸ اپریل ۱۹۲۷ء۔ بٹالہ سے دس میل پرے امرتسر کی سڑک پر دو موٹروں کی خطرناک ٹکر ہوئی۔ ان میں سے ایک موٹر میں میں تھا۔ یہ واقعہ بڑا دردناک تھا۔ سوائے ایک دو سواریوں کے تمام زخمی ہوگئے۔ اسی طرح ۲۷ اپریل کو ایک واقعہ کتھونگل کے پاس ہوا۔ ایک نوجوان کی لاش ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ احباب کو گاڑی کی بجائے موٹروں پر سوار ہونے میں خاص احتیاط کرنی چاہیئے۔ مجھے بھی پسلی پر چوٹ لگی۔ مگر الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچا لیا۔
خاکسار محمود احمد۔ احمدیہ میڈیکل ہال قادیان

اعلان نکاح

۱ اپریل ۱۹۲۷ء۔ مسمات عائشہ بی بی بنت مستری جمال الدین صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کا نکاح عائشہ بی بی کی رضامندی اور باپ کی اجازت سے مستری احمد الدین صاحب ساکن دیہ کے ساتھ دو سو روپیہ حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ عنایت اللہ امام مسجد ترگڑی

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۳ اپریل ۲۷ء ایک بچہ عطا فرمایا۔ احباب مولود کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الغفور مولوی فاضل قادیان

(۲) خاکسار کے ہاں ۲۷ اپریل ۱۹۲۷ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچہ پیدا ہوا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے واسطے نیز مولود کی والدہ کی صحت کے واسطے دعا فرمائیں۔
محمد امین احمدی کلرک۔ از لاہور۔

درخواست دعا

چودھری نور الدین صاحب جمیرداد چک ۶ ٹی کے خانہ ٹریہ جن کی ذیلداری میں کامیاب ہونے کے لئے درخواست دعا کی گئی تھی۔ لکھتے ہیں ۱۰ مئی اس امر کا فیصلہ ہوگا۔ احباب خاص طور پر اس تاریخ تک دعا فرماتے رہیں کہ خدا تعالیٰ چودھری صاحب موصوف کو جو بہت مخلص اور سلسلہ کی بڑی خدمت کرنے والے ہیں۔ اپنے فضل سے کامیاب کرے۔

(۲) حضرت اقدس کے مشورہ کے ماتحت عاجز کا ارادہ برادرم ڈاکٹر فضل دین صاحب کی معیت میں یوگنڈا افریقہ پرائیویٹ میڈیکل پریکٹس کے لئے شروع جون میں جانے کا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس سفر کو کامیاب کرے۔ اور عاجز اور سلسلہ احمدیہ دونوں کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ خاکسار محمد شاہ نواز اسسٹنٹ سرجن قادیان

(۳) میرے لڑکے حمید اللہ بھٹی طالب علم مشن کالج لاہور نے بی اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عنایت اللہ پٹواری نہر چک ۲۷۳

(۴) چونکہ یہ علاقہ بہت خراب ہے۔ اور اپنے علاقہ سے بہت دور ہے۔ اس واسطے میری تبدیلی کے واسطے احباب دعا فرمائیں۔ انشاء اللہ تبدیلی پر الفضل کے غریب فنڈ میں چار روپیہ دونگا۔
خاکسار احمد خان اوورسیر ملیر ڈی گراس فارم پونہ

(۵) امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ عبد الحفیظ لائل پور

(۶) میرے برادر زادہ چودھری عبد الکریم احمدی نے انٹرنس کا امتحان اور ہمشیرہ زادہ چودھری مہندے خان نے نارمل کا امتحان دیا ہے۔ ہر دو کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ نور احمد خان محرر لنگر خانہ

(۷) میں عرصہ سے پیاری بستی قادیان اور اس کے رہنے والوں سے بہت دور پڑا ہوں۔ اس بستی میں واپسی اور پیارے امام اور دیگر بزرگان دین کے دیدار کے لئے دل از حد مضطرب رہتا ہے۔ مگر سامان واپسی پیدا نہیں ہوتے۔ جس کے لئے میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور کل جماعت احمدیہ و ناظرین اخبار سے ملتمس ہوں۔ کہ اللہ میرے حق میں درد دل اور توجہ سے دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم میری تمام مشکلات حل کرے۔ اور میری دار الامان میں واپسی کے سامان اپنے فضل و کرم سے پیدا کرے۔ اور میری دلی مرادیں پوری ہوں اور میرے اہل و عیال کے حق میں سب دعائے خیر فرمائیں۔
نیاز مند: میرزا معظم بیگ عفا اللہ عنہ از چلاس علاقہ کشمیر

(۸) والدہ میاں سراج الدین صاحب لاہور (جن کی ایک جوان لڑکی اور ایک جوان لڑکا حال ہی میں فوت ہو چکا ہے) سخت بیمار ہیں۔ اور کمزوری حد اعتدال سے تجاوز کر گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد اشرف از لاہور

(۹) احباب میری صحت تامہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔
خاکسار محمد ظہور الدین۔ سیالکوٹ۔

(۱۰) میرا لڑکا ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا کریں کہ خداوند کریم اس کو کامل صحت عطا کرے۔
خاکسار شیر محمد زرگر احمدی از سبز والہ

انوار الاسلام کا دور جدید

ماہوار رسالہ "انوار الاسلام" لکھنؤ کی عنقریب ضوافشانی کرنیوالا ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ جلد درخواستیں مرحمت فرمائیں۔ تاکہ رسالہ اسی تعداد میں طبع کرایا جائے۔ پہلا پرچہ مفت پیش خدمت ہوگا۔ ہر چند کوشش کی گئی۔ کہ دوبارہ اشتہار کی بجائے رسالہ ہی پیش خدمت کیا جاتا۔ لیکن اب تک جس تعداد میں درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتا۔ یہ آخری گذارش ہے۔ اگر دو سو درخواستیں بھی میسر آگئیں۔ تو انشاء اللہ رسالہ بہت جلد شائع ہو جائے گا۔

خاکسار سید ارشد احمدی۔ مینجر انوار الاسلام
بمعرفت انڈیا بائیسکل ایجنسی قیصر باغ۔ لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ۔ قادیان دارالامان۔ ۶ مئی سنہ ۱۹۲۷ء

مخلوط انتخاب کی شرائط کے خلاف ہندو مہاسبھا کا فیصلہ

مسلمانوں کو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کیا کرنا چاہیئے

(نمبر ۲)

جیسا کہ گذشتہ مضمون میں بتایا گیا ہے۔ ہندوؤں نے اس پیشکش کو بڑی بے دردی کے ساتھ رد کر دیا ہے۔ جو مسلمان لیڈروں نے چند شرائط کے ساتھ مخلوط انتخاب کی شکل میں ان کے سامنے پیش کیا تھا ۔

ہندوؤں کی قوم پروری

شرائط اس قدر نرم اور اتنی معمولی تھیں۔ کہ کوئی انصاف پسند انسان کو ان کے ماننے سے انکار نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن ہندوؤں کی قوم پروری اور ہمدردی ملاحظہ ہو۔ کہ انہوں نے ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں کے بہت بڑے اور اکثر حصہ کو اپنے آہنی پنجہ میں اس طرح پھنسے رہنے سے بچانے کے متعلق مسلمان لیڈروں نے آخر خود رضامندی ظاہر کر دی تھی۔ اس لئے انکار کر دیا ہے۔ کہ ان کی قوم اور ان کے ہم مذہب لوگوں کے ایک نہایت ہی قلیل حصہ پر مسلمانوں کو اپنی تعداد کے لحاظ سے ویسا ہی اقتدار حاصل نہ ہو جائے جو قریباً سارے ہندوستان میں ہندوؤں کو مسلمانوں پر حاصل ہے۔ اور مسلمان ہندوؤں کو مخاطب کر کے یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر ہندوستان کے کسی حصہ میں ہندو مسلمانوں کی حق تلفی کرینگے۔ تو ایک اور حصہ میں مسلمان بھی ہندوؤں کی حق تلفی کر سکیں گے ۔

اگرچہ یہ بات کسی لحاظ سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی تھی۔ لیکن ہندوؤں نے اپنی قوم کے کسی چھوٹے سے چھوٹے حصہ کے متعلق بھی اس خطرہ کا احتمال گوارا نہیں کیا اور ایسی حالت میں گوارا نہیں کیا۔ جبکہ مسلمان لیڈروں نے ہندوؤں کی خوشنودی اور رفاقت حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کو مخلوط انتخاب کے مذبح پر چڑھا دینے پر نہ صرف آمادگی ظاہر کر دی تھی۔ بلکہ اپنی طرف سے چڑھا بھی دیا تھا ۔

مخلوط انتخاب میں مسلمانوں کی حالت

مخلوط انتخاب کے متعلق جو شرائط مسلمان لیڈروں نے پیش کی تھیں انہیں اگر ہندو صاحبان حرف بحرف بھی منظور کر لیتے۔ تو بھی کیا یہ نتیجہ تو شاید ہی نکلتا۔ کہ ہندوؤں کی اکثریت کسی جگہ مسلمانوں کی اقلیت پر کوئی جبر و تشدد اس خوف سے نہ کر سکے کہ ان تینوں صوبوں (سندھ۔ سرحد اور بلوچستان) میں ہندو بہت کم ہیں۔ اور مسلمانوں کو بھی ہندوؤں کے ساتھ بالکل وہی برتاؤ کرنے کا موقعہ حاصل ہے۔ جو ان کے بھائیوں کے ساتھ دوسرے صوبوں میں کیا جائے گا۔ البتہ یہ نتیجہ ضرور نکلتا۔ جو مولانا محمد علی صاحب کے ہی الفاظ میں یہ ہے۔ کہ "اگرچند نشستیں اقلیت (مسلمانوں) کے لئے مخصوص کر دی جائیں۔ تو ان کو اکثریت (یعنی ہندو) ایسے مسلمان امیدواروں سے پر کرے گی۔ جو اس کے آورده ہوں۔ اور محض نام کے مسلمان ہوں۔ ان کا نام مسلمانوں کا سا ہو۔ اور کسی مسلمان کے گھر میں پیدا ہوئے ہوں مگر سیاسیات میں ہرگز مسلمان نہ ہوں۔ اور ہندو اکثریت ہی کے مطیع و منقاد اور ہمیشہ اسی کے مقلد اور متبع ہوں۔ خواہ اس سے مسلمانوں کی کتنی ہی صریح حق تلفی کیوں نہ ہوتی ہو۔

"ہندوؤں کا اثر ایک سیلاب کی طرح ہوگا۔ جو مسلمان اقلیت کے ووٹوں کو بڑی آسانی سے بہا لے جائیگا"

"یہ بھی ممکن ہو سکیگا۔ کہ اقلیت اپنا ایک بھی صحیح نمائندہ نہ منتخب کر سکے۔ اور جو اس کے نمائندہ بنکر جائیں۔ وہ کبھی بھی اسکے موافق لب کشائی نہ کر سکیں"

یہ وہ حالت ہے۔ جو مخلوط انتخاب کی وجہ سے مسلمانوں کی ہو سکتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہندو انکار رہتے ہیں کہ مسلمانوں کے چند معمولی شرائط بھی منظور کریں۔ ان کا جواب یہ ہے کہ مسلمان یا تو بغیر کسی معمولی سے معمولی شرط کے مخلوط انتخاب منظور کریں۔ یا پھر اس بات کو ہی چھوڑ دیں ۔

ہندوؤں کی مسلمانوں سے بے اعتنائی

اس کی وجہ کیا ہے۔ کیوں ہندو اس قدر مسلمانوں کے مقابلہ میں سینہ زور بنے ہوئے ہیں۔ اور مسلمان جس قدر جھکتے ہیں۔ وہ کیوں اتنے ہی کھنچتے ہیں۔ اس کا پتہ لگانے کے لئے مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کے موجودہ طرز عمل اور ان کی بے شمار تحریروں اور تقریروں کی بجائے صرف ڈاکٹر مونجے کا وہ ایڈریس پڑھ لینا چاہیئے۔ جو انہوں نے ہندو مہاسبھا کے صدر کی حیثیت سے پٹنہ کے اجلاس میں پڑھا ۔

انہوں نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ ہندوؤں کو مسلمانوں کی ضرورت بتایا گیا ہے۔ کہ ان کی کسی خواہش کو قابل اعتنا نہ سمجھیں۔ کہا :-

"ہندوؤں کی تعداد تیئیس کروڑ ہے۔ اور مسلمانوں کی سات کروڑ اور دونوں کو ایک ایسی قوم کے زیر حکومت رہنا پڑتا ہے۔ جو تعداد میں بمشکل پانچ کروڑ ہے۔ اور جس کا گھر پانچ ہزار میل سے بھی زیادہ دوری پر ہے۔ لیکن پھر بھی اس قوم نے سلطنت قائم کر لی ہے۔ اس کے باوجود بھی بڑی محنت سے ہندوؤں کو یہ سکھایا جاتا ہے۔ کہ تاوقتیکہ سات کروڑ مسلمان ان کے ساتھ اور نہ مل جائیں۔ اس وقت تک سوراج نہیں مل سکتا۔ جسمانی قوی دماغ اور تجارت پیشگی کے لحاظ سے ایک ہندوستانی فرد ایک برطانوی فرد کا اچھی طرح مقابلہ کر سکتا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ انگریز بہت اچھے طریقہ پر منظم ہوتا ہے۔ اور ہندو منتشر"

مطلب یہ کہ اگر پانچ کروڑ انگریز پانچ ہزار میل سے چل کر تیئیس کروڑ ہندوؤں اور سات کروڑ مسلمانوں پر حکومت کر سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ ہندو اپنی "جنم بھومی" اور "بھارت ماتا" کی گود میں بیٹھ کر سات کروڑ مسلمانوں کے گلے میں اپنی غلامی کا طوق نہ ڈال سکیں۔ اور خاصکر اس صورت میں جبکہ جسمانی قوی اور دماغ کے لحاظ سے ایک ہندو ایک برطانوی فرد کا اچھی طرح مقابلہ کر سکتا ہے۔ البتہ صرف اتنا فرق ہے۔ کہ ہندو انگریزوں کی طرح منظم نہیں ۔

اس کے لئے ہندو مہاسبھا کے صدر نے جو کچھ بیان کیا اُسے ہر ایک مسلمان کو آنکھیں کھولکر پڑھنا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے :-

"اس حال میں جبکہ ہندو ہیں۔ ہندوؤں کا سوجھ بوجھ سنگھٹن اور شدھی میں ملفوف ہے اور اپنی قوت عمل اور اپنے ذرائع کو وہ جس قدر زیادہ ان چیزوں کے حصول پر مرکوز کرینگے اسی قدر سوراج نزدیک ہو جائے گا۔ جس کا حاصل کرنا باعث فخر و عزت ہوگا۔

کیا اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ان الفاظ کی تشریح کی جائے اور ان کا مفہوم بیان کیا جائے۔ ہرگز نہیں۔ جو کچھ کہا گیا ہے۔ بالکل صاف ہے۔ اور جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ میں آ سکتا ہے۔ یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے ہندو مسلمانوں کے ساتھ سیاسی حقوق کے متعلق کسی سمجھوتہ کے لئے تیار

نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ سوراجیہ کو سنگھٹن اور شدھی میں ملفوف سمجھتے ہیں۔ اور اپنی ساری قوت عمل اور اپنے تمام ذرائع "سنگھٹن کا ڈنڈا" اور "شدھی کا چکر" چلانے پر مرکوز کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کے ارادے

اب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ وہ باوجود دندان شکن اور منہ توڑ جواب سننے کے ہندوؤں سے سمجھوتہ کرنے کی تجویزیں ہی کرتے رہیں گے۔ اور عام مسلمانوں کو شدھی اور سنگھٹن کے سیلاب میں غرق ہوتے دیکھتے رہیں گے۔ یا مسلمانوں کی زندگی اور ان کی حفاظت کا بھی کوئی سامان کریں گے۔ آج ہندو اس بات کا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ اگر سات کروڑ مسلمان خود بخود غلام بنکر ہندوستان میں نہیں رہنا چاہتے۔ تو نہ رہیں۔ ہندو تئیس کروڑ ہونے کی وجہ سے انہیں غلام بنا کر رکھنے کی پوری پوری قوت رکھتے ہیں۔ اور اس سے بھی بڑھکر وہ اس بات کا ارادہ کر کے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ اس ہندوستان کی سرزمین پر جہاں مسلمانوں نے صدیوں بڑی شان و شوکت کے ساتھ حکمرانی کی۔ خدائے واحد کی پرستش کرنے والا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لینے والا ایک انسان بھی نہ رہنے دیں۔ سب کو شرک اور بُت پرستی کی لعنت میں گرفتار کر کے اپنے جیسا بنالیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کرنا شروع بھی کر دیا ہے۔ ہر علاقہ اور ہر صوبہ میں ایسے انسان مل سکتے ہیں۔ جو کل تک تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت میں ہونے کا فخر رکھتے تھے۔ مگر آج وہ اس پاک انسان پر شرمناک اور گندے الزام لگانے والوں کی صف اوّلین میں کھڑے ہیں۔ اور ایسے لوگ ایک ایک دو دو کی تعداد میں نہیں۔ بلکہ قوموں اور خاندانوں کی صورت میں ہیں۔ اگر یہ رَو اسی طرح جاری رہی۔ اور مسلمانوں نے اس کے روکنے کے لئے کوئی کوشش نہ کی۔ تو خاکم بدہن وہ وقت بہت جلد آجائے گا۔ جس کے لئے ہندو شدھی اور سنگھٹن کے ذریعہ کوشش کر رہے ہیں۔ پھر اس وقت نہ ہندوؤں سے کوئی حقوق طلب کرنے والا رہے گا۔ نہ اپنی اقلیت کو ان کی اکثریت کے دامن میں چھپانے کی کوشش کرے گا۔ نہ کسی علاقہ میں اپنی اکثریت کا دعویدار ہو سکے گا۔ کیونکہ ہر جگہ ہندو ہی ہندو ہونگے۔ اور اسلام پر اپنی جانیں نثار کرنے والوں اور اسلام کی کھیتی کو اپنے خون سے سینچنے والوں کی اولادیں دھوتی باندھے گلے میں تاگا ڈالے اور ماتھے پر بھبھوت لگائے اوم کی کدال لئے اپنے بزرگوں کی خاک بکھیرتی نظر آئینگی۔

مسلمانوں کے زندہ رہنے کی صورت

یہ کیسا ہولناک تصور اور کیسا بے چینی پیدا کر دینے والا خیال ہے

لیکن مسلمانوں کی موجودہ بے حسی اور بے پروائی کے ہوتے ہوئے اس کا تکمیل کو پہنچ جانا ناممکن نہیں۔ پس وہ لوگ جو اپنی اقلیت کا واسطہ دیکر چاہتے ہیں۔ کہ ہندو انہیں جائز حقوق سے محروم نہ کریں۔ انہیں ہندوؤں سے بالکل مایوس ہو جانا چاہیئے کیونکہ حقوق دینا تو الگ رہا۔ ہندو انہیں مسلمان کہلا کر زندہ رہنے کی بھی اجازت نہیں دے سکتے۔ اب مسلمانوں کے زندہ رہنے کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ ہر ایک وہ شخص جو مسلمان کہلاتا ہے اور اسلام کا تھوڑا سا درد بھی اپنے سینہ میں رکھتا ہے۔ اسلام کو اپنا مذہب سمجھتا ہے۔ وہ اسلام کے لئے جو کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس کے کرنے سے دریغ نہ کرے۔ بے شک دشمن بہت قوی ہے۔ اس کے پاس سامان بہت کثرت سے ہیں۔ اس کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر مایوس اور ناامید ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دیکھو اگر ہمارے آباؤ اجداد چند سو کی تعداد میں اس وقت ہندوستان میں آکر جب چاروں طرف اسلام کے دشمن ہی دشمن بستے تھے۔ فتح اور کامرانی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ان کی ہمت اور برکت سے آج مسلمانوں کی تعداد سات کروڑ تک پہنچ جاتی ہے۔ تو کیا ہم سات کروڑ ہو کر اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ ہندوؤں کے مقابلہ میں اپنی اقلیت کو اکثریت سے بدل لیں یہ کیا ہم تو خدا کے فضل سے یہ بھی کر سکتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی مسلمانوں کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہ رہنے دیں ؎

ہر مسلمان خدمت اسلام کیلئے اٹھ کھڑا ہو

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ تمام کے تمام مسلمان اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ اور جس قدر اور جس رنگ میں کوئی خدمت کر سکتا ہے۔ اس سے دریغ نہ کرے۔ یہی اور صرف یہی وہ طریق ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر مسلمان شدھی اور سنگھٹن کے تباہ کن سیلاب سے بچ سکتے ہیں۔ اور نہ صرف خود بچ سکتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی اس مخلوق کو بھی جو اس وقت خود مسلمانوں کے لئے خطرہ اور تباہی کا باعث بن رہی ہے۔ عناصر پرستی اور نفسانیت پرستی کی ظلمت سے نکالکر خدا پرستی سکھا سکتے ہیں ؎

"آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں"

کیا مسلمان لیڈر اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار نہ ہونگے اور تمام مسلمان حتی الامکان اسلام کی خدمت کے لئے نہ اٹھ کھڑے ہونگے۔ اسوقت کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ اسلام کی خدمت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ وہ عالم نہیں۔ یا اس لئے کہ وہ مالدار نہیں۔ یا اس لئے کہ وہ سیاست دان نہیں۔ اسوقت ضرورت صرف عزم اور ارادہ کی ہے۔ اور یہ معمولی سے معمولی انسان بھی بہ آسانی رکھتا ہے۔ آگے یہ کہ وہ کس طرح اور کیا خدمت سرانجام دے۔ اس کے لئے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال میں جو ٹریکٹ "آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں" کے نام سے شائع فرمایا ہے۔ اس کا مطالعہ کر کے ہر شخص اپنے لئے خدمت کا موقع پا سکتا ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔ اور دوسروں کو کرائیے ؎

اگر آپ کے دل میں اسلام کی موجودہ نازک حالت دیکھ کر درد پیدا ہوا ہے۔ اگر آپ کے دل میں مسلمانوں کی دردناک حالت نے ہمدردی اور امداد کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔ اور اگر آپ کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا ولولہ اور جوش موجزن ہوا ہے۔ تو مذکورہ بالا رسالہ منگوا کر پڑھئے۔ اور اس میں بیان کردہ طریقوں میں سے جسے اپنے لئے مناسب حال سمجھیں۔ اس کے مطابق خدمت اسلام میں مصروف ہو جائیں۔ کہ مسلمانوں کی ترقی اور سربلندی کا صرف یہی ایک طریق ہے ؎

جمعہ کے خطبوں کی اصلاح

حال میں وزیر اشاعت مصر نے مساجد کے پیش اماموں کے نام احکام جاری کر کے انکو ہدایت کی ہے کہ جو خطبے وہ مساجد کے منبروں پر پڑھتے ہیں۔ انہیں بعض اصحاب کی ہدایت ہوئی۔ اب تک یہ خطبے کیا تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اہلبیت اطہار۔ خلفاء راشدین۔ عشرہ مبشرہ اور سلطان وقت کی مدح کہ ایک رسم ادا کی جاتی تھی۔ لیکن اب تجویز ہے کہ مسلمانوں کی فلاح اور بہبودی کا کام ان خطبوں کے ذریعہ لیا جائے۔ یعنی مسلمانوں کو اپنی اصلاح اور ترقی کی طرف توجہ دلائی جائے۔

یہ بہت مبارک تجویز ہے۔ اور کیا ہی اچھا ہو۔ ہندوستان کے پیش امام بھی اس پر عمل پیرا ہوں۔ اکثر مقامات پر ابھی تک یہی رسم ادا کی جاتی ہے۔ کہ پیش امام کھڑا ہو کر آج سے مدتوں پہلے کا لکھا ہوا خطبہ پڑھ دیتا ہے۔ جس کے متعلق سامعین میں سے اکثر کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا کہ امام صاحب نے کیا فرمایا ہے۔ اب بعض مقامات پر یہ طریق اختیار کیا جا رہا ہے۔ کہ امام صاحب خطبہ کے طور پر تو وہی پرانا رٹا ہوا مضمون سناتے ہیں۔ لیکن نماز کے بعد کوئی صاحب واقعات حاضرہ یا دیگر ضروری امور کے متعلق تقریر شروع کرتے ہیں۔ لیکن یہ کوئی مفید طریق نہیں۔ کیونکہ تھوڑے بہت لوگ جو مسجدوں میں جمعہ پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ نماز کے بعد ان کا بہت بڑا حصہ اپنے پیٹ کا دھندا کرنے کے لئے چلے جانے پر مجبور ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے بہت تھوڑے لوگ سننے والے رہ جاتے ہیں۔ اصل طریق یہی ہے کہ خطبہ جمعہ میں مسلمانوں کو ضروری اور پیش آمدہ معاملات اور واقعات کی طرف توجہ دلائی جائے۔ ان کی اصلاح کی تجاویز پیش کی جائیں۔ اشاعت اسلام کی طرف متوجہ کیا جائے۔ اور دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کیا

مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے

معزز معاصر مشرق (۲۱ اپریل) مسلمانوں کو اس خطرہ سے جو اس وقت درپیش ہے آگاہ کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"اس دور فتنہ و فساد میں ہندوستان میں مسلمانوں کے رہنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ اگر یہ بھی تو گونڈ۔ بھیلوں۔ پاسیوں چماروں کی طرح شودر ہو کر رہینگے۔ جس کی اسکیم کئی سال ہوئے سوامی شردھانند جی اور مالوی جی اور ہردیال وغیرہم بنا چکے ہیں اور ہندو سبھا نے اس اسکیم میں جان ڈال دی ہے۔ ہماری غرض صرف اسی قدر ہے۔ کہ مسلمان مسلمان کے خلاف جو پروپیگنڈا پھیلا رہے ہیں۔ اس کی اصلاح اگر نہ کی گئی۔ تو وہ نیخ رہے

کارِ طفلاں تمام خواہد شد

مسلمانوں کو صرف اسلام کے خیال سے اس وقت کام کرنا چاہیئے"

ایڈیٹر صاحب مشرق ایک درد مند مسلمان ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی صائب الرائے بھی۔ عموماً انکی آراء درست اور مسلمانوں کی خیر خواہی اور ہمدردی پر مبنی ہوتی ہیں۔ اب بھی جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں۔ بالکل درست اور صحیح ہے۔ مسلمانوں کو اس قسم کی باتیں گوش ہوش سے سننی چاہئیں۔ اور متحدہ طور پر خدمات اسلام کے لئے کمربستہ ہو جانا چاہیئے۔

نبی کی ضرورت

سید سلیمان صاحب ندوی نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے حالیہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں اس وقت اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا۔ کہ رسالت آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوئی یا نہیں۔ مگر یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ دنیا میں کوئی پیغمبر سو وقت تک نہیں بھیجا گیا۔ جب تک کہ پہلے نبی کی تعلیمات مسخ نہ کر دی گئی ہوں۔ یا پہلی کتابیں اور صحیفے محرف نہ ہو چکے ہوں"

نبی کے آنے کے متعلق مولوی صاحب موصوف نے جو کچھ فرمایا ہے۔ بالکل صحیح ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ پہلے نبی کی تعلیمات اس زمانہ میں مسخ کو دی گئی ہیں یا نہیں۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو مسخ نہ کر دیا جاتا۔ تو آج مسلمانوں کے عقائد میں اس قدر اختلاف اور انشقاق نہ پایا جاتا۔ اور نہ وہ شدھی کی قربان گاہ پر اس آسانی اور ایسی کثرت کے ساتھ چڑھائے جا سکتے۔ یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے اسلام کی اصل تعلیم کو مسخ کر دیا۔ اور خود ساختہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کرنے لگے۔ پس اس زمانہ میں نبی کے آنے کی ضرورت تو ثابت ہو گئی۔ آگے اس نبی کو شناخت کرنا انہی خوش قسمت مسلمانوں کا کام ہے۔ جو اسلام کی حقیقی تعلیم سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں۔

قریبی رشتوں کی تحریم مٹانے والا قانون

اخبار ڈیلی میل لنڈن میں ایک مسودہ قانون پر دارالعوام کی بحث شائع ہوئی ہے۔ مسودہ یہ تھا۔ کہ ہر شخص کو اس بات کی اجازت ملنی چاہیئے۔ کہ وہ اگر اپنی بھتیجی یا بھانجی کے ساتھ شادی کرنا چاہے۔ تو کر سکے۔

اس پر متعدد لوگوں نے مختلف رنگوں میں رائیں ظاہر کیں جن میں سے کثرت اس کے حق میں تھی۔

اسلام نے رشتہ داروں میں شادی کرنے کی اجازت دی ہے لیکن بالکل قریبی رشتوں میں شادی کرنے کی خاص طور پر ممانعت بھی کر دی ہے۔ کیونکہ اگر اس کی ممانعت نہ ہو۔ تو معاشرتی تعلقات ایسے گندے اور شرمناک ہو جائیں۔ کہ حیوانوں اور انسانوں میں کوئی تمیز ہی نہ رہے۔ یورپ جو ہر بات میں تغیر و تبدل کرنا ترقی کی علامت سمجھتا ہے۔ اپنی معاشرتی زندگی کی اس حد کو پہنچ گیا ہے۔ کہ قریبی سے قریبی رشتہ کا احترام بھی اٹھ رہا ہے۔ چنانچہ بعض ممبروں نے دارالعوام میں اس قسم کی تقریریں کیں۔ کہ تمام عورتیں خواہ وہ ماں اور بہن ہی ہوں۔ برابر ہیں۔ ایک ممبر نے کہا بہتر ہوتا۔ اگر اپنی ماں سے بھی شادی کرنے کی اجازت ہوتی۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اہل یورپ اخلاقی اور معاشرتی لحاظ سے کس درجہ پر پہنچ گئے ہیں۔

یورپ اور تعدد ازدواج

اس یورپ میں جو زبان سے تعدد ازدواج پر ہمیشہ اعتراض کرتا آیا ہے لیکن عملاً اس کا منکر نہیں۔ اب زبانی طور پر بھی یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ ایک سے زیادہ شادیوں کو جائز قرار دینے کے لئے قانون پاس ہونا چاہیئے۔ چنانچہ دارالعوام لنڈن میں ایک ممبر مسٹر ہنری نے بیان کیا کہ جلد وہ زمانہ آتا ہے۔ جبکہ ایک سے زیادہ شادیوں کی بابت کوئی مسودہ قانون پیش کیا جائیگا۔

اس پر ایک دوسرے ممبر کپتان ہیکنگ نے پوچھا۔ کیا آنریبل ممبر کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ جلد ایک ایسے مسودہ قانون کو پیش ہونے کی امید رکھتے ہیں۔ جس کی رو سے ایک شخص کو ایک وقت میں دو بیویاں رکھنے کی اجازت ہوگی۔

ایک تیسرے ممبر سر ایچ سیمور نے کہا مجھے اندیشہ ہے۔ کہ کوئی ایسا مسودہ قانون نہ پیش ہو۔ جو دو بیویاں رکھنے پر مجبور کرے۔

کیا اس سے بڑھکر اسلام کے مسئلہ تعدد ازدواج کی حکمت کے اعتراف کا کوئی اور ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ عیسائی دنیا نہ صرف ایک سے زیادہ شادیوں کو جائز قرار دینے پر مجبور ہو رہی ہے بلکہ یہ بھی توقع ہے کہ دو بیویاں رکھنے پر قانون کے ذریعہ مجبور کیا جائے۔

بنگال میں شدھی کا زور

"بنگال میں شدھی کا حملہ کس زور سے ہو رہا ہے۔ اس کا کچھ اندازہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں بیان کیا گیا کہ ہندو مشن کے ذریعہ اس وقت تک پچاس ہزار غیر ہندوؤں کو ہندو بنایا جا چکا ہے۔ اور دس ہزار غیر ہندو بہت جلد شدھ ہونے کو ہیں"

(ملاپ ۲۰ اپریل ۱۹۲۶ء)

یہ صرف ایک علاقہ میں شدھی کا چند دن کا کام ہے۔ اور پھر [illegible] ہر ملک میں اسی زور شور اور سرگرمی کے ساتھ شدھی کی آگ [illegible] ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں [illegible] کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا بہت بڑا حصہ ابھی غفلت میں پڑا ہے۔ اور [illegible] نہ ابھی پتہ نہیں۔ کہ ہندوستان میں ان کی تباہی اور بربادی کے کس قدر سامان جمع کئے جا چکے ہیں۔ ایسی حالت میں ضرورت ہے۔ کہ ایک ایک مسلمان کو بتا دیا جائے۔ کہ وہ غفلت اور سستی کو ترک کر کے اسلام کی حفاظت کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ جس جس شخص کی نظر سے یہ الفاظ گذریں۔ وہ اپنے روزانہ فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی سمجھ کر کہ مسلمانوں کو ہر روز موجودہ خطرہ سے اطلاع دیا کرے گا۔ اور انہیں خدمت اسلام کے لئے آمادہ کرے گا۔

علماء سے التماس

معاصر انقلاب (۳۰ اپریل) نے علماء کو مخاطب کر کے [illegible] فتنہ تفرق برابر اپنا کام کر رہا ہے۔ سنی وہابی کی دوستی [illegible] کا روادار نہیں۔ اور وہابی حنفی کو اپنا جانی دشمن تصور کرتا ہے یہی حالت دوسرے فرقوں کی ہے۔ اور یہ فتنہ یہاں تک بڑھا کہ تبلیغ اسلام کے کام میں بھی سب فرقے متحد نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ اس میں مقابلہ کفر و اسلام کے درمیان ہے۔ مسلمانوں کی اس [illegible] سے ہندو خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ وہ ارتداد پھیلنے سے [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ اس مرض کا علاج بھی علماء کرام کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اگر سب فرقوں کے علماء اپنے فروعی اختلافات کے باوجود [illegible] کے مقابلہ میں یکجہتی ہو جائیں اور وہ اتحاد کا اعلان کریں۔ [illegible] خیال ہے۔ کہ حالات میں بہت کچھ اصلاح کی صورت پیدا ہو جائے [illegible] بہت بڑی [illegible] بات ہو گی اگر موجودہ [illegible] اندرونی جھگڑوں اور فساد کو بھلا کر [illegible] آئندہ اسلام اور اشاعت کے لئے اندرونی سامان کو [illegible] نہیں سکتے۔ تو کم از کم [illegible] طور پر ہی اسے چھوڑ دیں۔ اور اپنی ساری کوششیں [illegible] کے مقابلہ میں صرف کریں۔ جب شدھی کا سیلاب اتر جائے [illegible] جو ان کا جی چاہے کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

جانثاران اسلام، اسلام کی مدد کیلئے آگے بڑھیں

مسلمانوں سے تین باتوں کی خواہش

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں آج قادیان سے باہر کی جماعتوں کو عموماً اس خطبہ جمعہ کے اخبارات کے ذریعہ دوسری جماعتوں اور باہر کے احباب کو خبر دینا چاہتا ہوں۔ کہ پچھلے دنوں مجلس شوریٰ میں ہم نے طے کیا ہے۔ کہ اسلام کی ترقی اور اسلام کی عظمت کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کر کے موجودہ زمانہ کی مشکلات اور اسلام کی ترقی کی راہ میں جو روکیں ہیں۔ ان کو دُور کرنے کے لئے حتی الوسع کوشش کی جائیگی۔ جماعت کے تمام نمائندے جو ہندوستان کے مختلف صوبوں اور مختلف گوشوں سے اس موقعہ پر آئے تھے۔ انہوں نے اس مجلس شوریٰ میں خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر اور اللہ تعالےٰ کو گواہ قرار دیتے ہوئے وعدہ کیا ہے۔ کہ نہ صرف وہ اپنی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کرینگے بلکہ یہ بھی کہ جب واپس جاکر اپنی اپنی جماعتوں کو ان کے ان فرائض کی طرف توجہ دلائیں گے جو ان کے ذمہ عائد ہوتے ہیں۔ اور ہر جماعت کو اسلام کی خدمت کے لئے کہیں گے۔ اور انہیں اس نازک وقت کے خطرہ سے جو اسلام پر اس وقت ہے۔ اس بات پر آمادہ و تیار کرنے کی کوشش کرینگے۔ کہ وہ اس کے لئے ہر رنگ میں کمربستہ ہو جائیں پس میں تمام نمائندگان کے اس وعدہ کو جو ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں وہ کر گئے ہیں۔ ساری جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور اس خطبہ کے ذریعہ ان کو بھی اور تمام جماعت کو بھی آگاہ کرتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کو انہوں نے نمائندہ منتخب کر کے یہاں بھیجا تھا۔ وہ کیا وعدہ کر گئے ہیں۔ اور ان کے ان وعدوں کی بنا پر۔ جو خدا کو حاضر ناظر جانتے ہوئے اور اسے گواہ قرار دیتے ہوئے انہوں نے کئے۔ نہ صرف ان پر اور آپ لوگوں پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔ قریب ہی ان تمام نمائندوں کے ناموں کی فہرست شائع کر دی جائے گی۔ تا وہ لوگ بھی کہ جنہوں نے اپنے وعدوں پر خدا کو گواہ قرار دیا۔ اس بات کو سمجھ سکیں۔ کہ وہ کس ذمہ داری اور فرض کو اس وعدے کے کرنے سے اپنے اوپر عائد کر گئے ہیں۔ اور تا جماعت کے لوگ بھی ان کے ان وعدوں پر آگاہ ہو جائیں۔ اور ہر فرد معلوم کر سکے۔ کہ اس کی ذمہ داریاں نمائندوں کے اقرار کے ساتھ بہت بڑھ گئی ہیں۔

رسول کریم کے وقت کی خاص بیعتیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہر شخص جو بیعت کرتا تھا۔ وہ یہی اقرار کرتا تھا۔ کہ اسلام پر اپنے آپ کو۔ اپنے جان اور مال کو۔ غرضیکہ اپنی ہر شئے کو قربان کر دیگا۔ لیکن خاص خاص موقعوں پر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص خاص بیعتیں لیا کرتے تھے۔ ایسی بیعت درحقیقت اس ذمہ داری کا جو بیعت کے ذریعے عائد ہونی چاہیئے۔ تازہ احساس ہوتا ہے۔ اور تازہ احساس تکرار نہیں ہوتا ماں کو بچے سے محبت ہوتی ہے اور ہر وقت ہی ہوتی ہے لیکن ایک وقت وہ اس کا منہ سر چومتی ہے۔ اور اس طرح اپنی محبت ظاہر کرتی ہے۔ پھر ایک وقت اس کی محبت کا احساس اس قدر زیادہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار پاتی ہے۔ ایسی محبت تکرار نہیں ہوتی۔ بلکہ محبت کا تازہ احساس ہوتا ہے۔ اسی طرح گو ہر ایک مبائع ہر چیز کو پہلے ہی قربان کر چکا ہوتا ہے۔ اور اس کی بیعت اس بات کی اشاہد ہوتی ہے۔ کہ اب اس کے بعد اس کا اپنا کچھ نہیں رہ گیا۔ بلکہ وہ سب کچھ قربان کر چکا ہے۔ لیکن پھر بھی تازہ وعدہ اس بات کا تازہ احساس اس میں پیدا کر دیتا ہے۔ اور نئی ذمہ داریاں اس پر رکھ دیتا ہے پس میں باقی جماعت سے بھی کہتا ہوں۔ کہ وہ بھی ان لوگوں کے نقش پر چلے جو نمائندوں نے قائم کیا ہے۔ اور وعدہ کرے۔ کہ اسلام کی حفاظت اور اسلام کی ترقی اور عظمت کے واسطے اگر وطن چھوڑنے کی ضرورت ہو۔ تو وہ وطن کو چھوڑ دیگی۔ اگر جان قربان کرنے کی ضرورت ہو تو وہ جان قربان کر دیگی۔ اگر مال لٹانے کی ضرورت ہو تو وہ مال لٹا دیگی۔ اگر وقت خرچ کرنے کی ضرورت ہو۔ تو وہ وقت خرچ کریگی۔ غرض اسلام کی ترقی کے راستہ میں جو روکیں ہیں۔ ان کو دُور کرنے کے لئے اسے خواہ کسی قسم کی قربانی کرنی پڑے۔ اس سے دریغ نہیں کریگی۔

اسلام پر خطرناک وقت

دیکھو ہندوستان میں آج کل اسلام پر خطرناک وقت آیا ہوا ہے۔ دشمن چاہتا ہے۔ کہ اسلام کو مٹا دے۔ اور توحید کو مٹا کر شرک کی بنیاد رکھ دے۔ اور اسلام کی جگہ ہندو مذہب قائم کر دے۔ وہ بت پرست اقوام جن کے گھر گھر میں شرک بٹا ہوا ہے۔ آج وہ خدائے واحد کی توحید کے مٹانے کے درپے ہیں۔ وہ مشرک قومیں جن کے باپ دادوں کے ماتھے بتوں کے آگے جھکتے جھکتے رگڑے گئے وہ آج توحید کے مذہب اسلام کو نابود کر دینے کی کوشش میں ہیں۔ وہ تاریکیوں میں رہنے والے لوگ جنہوں نے سینکڑوں سال تک خدا کے نور کو نہیں دیکھا۔ وہ اس ارادے کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ خدا کی شمع کو بجھا دیں۔ وہ نور سے بے بہرہ لوگ جو طلوع سورج کے وقت اپنے دروازوں کو بند رکھنے کے سبب نور ہدایت سے محروم رہے۔ آج یہ ارادہ کر چکے ہیں۔ کہ دنیا سے نور کے سب دروازے بند کر دیئے جائیں۔ اور اس نور سے جو اسلام کے نام سے دنیا میں آیا۔ لوگوں کو بے نصیب بنا دیں پس میں آج ہر اس شخص سے جس کے دل میں اسلام کا درد ہے ہر اس شخص سے جو اسلام کی ترقی اور عظمت کا خواہاں ہے۔ ہر اس شخص سے جس نے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ یہ بات بڑے درد کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اس کا فرض ہے کہ اس نازک وقت میں بیدار ہو جائے۔

غفلت ذلت بن جائیگی

اگر اس وقت مسلمانوں میں اور خاصکر ہماری جماعت میں یہ احساس نہ پیدا ہوا۔ کہ اسلام پر خطرناک وقت آیا ہوا ہے۔ اور ہمیں کچھ کرنا چاہیئے۔ اگر وہ بیداری جو اس وقت کے مناسب حال ہو ان میں پیدا نہ ہوئی۔ اور اگر انہوں نے نہ سمجھا۔ کہ اسلام نازک حالت میں ہے۔ اور ہمیں بیدار ہو جانا چاہیئے۔ تو یاد رکھو اس غفلت کے نتیجے ایسے خطرناک نکلیں گے۔ جن کا تدارک کوئی مسلح ہی نہیں ہو سکے گا۔ دنیا ہمیشہ کثرت کی طرف جاتی ہے۔ اور یہ مادہ دنیا میں پیدا ہے کہ جدھر کثرت ہو ادھر ہی جائے۔ ورنہ لوگ تو الگ رہے خود انبیاء کی مشکلات کی یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ کثرت ان کے خلاف دیکھ کر ان کے ماننے سے گریز کرتے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں

انسان ان کو سچا یقین کرتے ہیں۔ لیکن اسی لئے ان کو قبول کرنے اور ظاہرا طور پر ماننے کی جرأت نہیں کرسکتے۔ کہ انبیاء کی جماعتیں شروع میں قلیل ہوتی ہیں۔ اور ان کے مخالفوں کی جماعتیں اپنے اندر کثرت رکھتی ہیں۔ ایسے لوگ کثرت کے خیال سے قلت کی طرف نہیں آتے۔ اس ملک میں پہلے ہی ہندوؤں کی کثرت ہے۔ ایک مسلمان کے مقابلہ میں چار چار ہندو ہیں۔ اور جب پہلے ہی ان کو اس قدر کثرت اس ملک میں حاصل ہے۔ تو اگر وہ اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہوگئے۔ جو انہوں نے مسلمانوں کے متعلق کر رکھا ہے۔ اور جسے عمل میں لا رہے ہیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمانوں کی تعداد اور بھی کم ہو جائیگی۔ لیکن اگر مسلمان غفلت کو چھوڑ کر بیدار ہو جائیں۔ تو یہ خطرہ جو پیدا ہؤا ہے۔ دور ہو سکتا ہے۔ اور اس ذلت سے جو اس غفلت سے ملنے والی ہے۔ بچ سکتے ہیں۔

مسلمانوں کی نازک حالت

عام مسلمان دین سے بے بہرہ ہیں۔ ایمان ان میں نہیں رہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ان میں نہیں۔ قرآن کا علم ان میں سے اُٹھ گیا ہے۔ ایسی حالت میں جب کہ وہ دینی و دنیاوی۔ تمدنی اور سیاسی مشکلات میں بھی مبتلا رہیں۔ ان کو اگر کوئی چیز قائم رکھ سکتی ہے۔ تو ایمان ہے۔ اور وہ ان میں ہے نہیں۔ قرآن کا علم ہے۔ اور وہ ان سے اُٹھ گیا ہے۔ دین ہے۔ اور وہ ان کے ہاتھ سے جاتا رہا ہے۔ جب یہ چیزیں ان میں نہیں۔ تو ان کے زندہ رہنے کا کیا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ لاکھوں نہیں کروڑوں انسان ایسے ہیں۔ کہ اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ ہندو قوم سے ہمیں بڑے بڑے فوائد مل سکتے ہیں۔ ان کی ہمدردی ہمیں حاصل ہو سکتی ہے۔ سیاسی اور تجارتی مدد مل سکتی ہے۔ بنکوں کے ذریعے ہمیں ان سے مدد ملنی شروع ہو جائیگی۔ ہندو قوم اور ہندو قوم کی تمام آرگنائزیشن (organization) ہماری پشت و پناہ بن جائے گی۔ تو وہ فوراً اسلام سے نکل کر ہندوؤں میں جا شامل ہونگے۔ ایک تو ہندوؤں کی کثرت اور دوسرے یہ اسباب جو ان کے پاس جمع ہیں۔ مسلمانوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن بڑی بھاری مدد جو انکو مل رہی ہے۔ وہ مسلمانوں کے اسلام اور دین سے ناواقف ہونے سے مل رہی ہے۔ اگر مسلمان اپنے دین سے واقف ہوں۔ تو بہت حد تک وہ ہندوؤں کا شکار ہونے سے بچ سکتے ہیں۔

ہندوؤں کی کثرت کی کوشش

پس اے عزیزو! سوچو کہ غدر کے بعد باوجود اس کے کہ گورنمنٹ نے اعلان کر دیا کہ ہم کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتے اور نہ ہم کسی خاص مذہب کی مدد کرتے ہیں (گو بعض افسر خفیہ طور پر عیسائی مذہب کی مدد کرتے رہتے ہیں) لیکن باوجودیکہ گورنمنٹ بار بار یہ کہتی تھی۔ کہ ہم مذہب میں دخل نہیں دیتے۔ اور ہم کسی مذہب کی مدد نہیں کرتے۔ پھر بھی لاکھوں ہندو اور مسلمان عیسائی ہوگئے۔ تا حکومت کے ہم مذہب ہو کر فائدہ اُٹھائیں اسی طرح جب ہندو قوم مسلمانوں کی امداد کے لئے آمادہ ہوگی تو کیوں لاکھوں بلکہ کروڑوں انسان اس میں داخل ہو جائینگے انگریزوں کی غدر کے بعد اس ملک میں نازک حالت تھی۔ ان کا رُعب بہت حد تک لوگوں کے دلوں سے اُٹھ گیا تھا۔ لیکن پھر بھی بے شمار لوگ اس وقت عیسائی مذہب میں داخل ہوگئے۔ اور ہندوؤں کا رعب تو انگریزوں سے بھی بڑھا ہؤا ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے ان ارادوں کو جنہیں وہ مضبوط کر چکے ہیں۔ اسلام کے برخلاف پورا کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ تو لاکھوں مسلمان اسلام سے متنفر ہو کر نہیں اور نہ ہندو مذہب کی صداقت کو دیکھ کر بلکہ ہندوؤں کی کثرت اور ان کی مدد دیکھ کر ہندو ہو جائینگے۔

ہندوستان میں سپین کا نقشہ

ہندوستان میں سپین کی طرح کا مشکل وقت اسلام کے لئے آیا ہؤا ہے۔ سپین مسلمانوں کا ملک تھا اس میں سینکڑوں سال تک مسلمانوں نے اسلام کا جھنڈا کھڑا کئے رکھا۔ سپین وہ ملک تھا۔ جو ان ملکوں کے لئے جو آج متمدن اور مہذب ملک کہلاتے ہیں۔ مسلمانوں کی وجہ سے بڑی بھاری درسگاہ تھا۔ ان کے لئے یونیورسٹی کا کام دیتا تھا۔ اور یہ وہ ملک تھا۔ جس کے باشندے یورپ کے ملکوں کے باشندوں کو ان کی غیر مہذب حالت کی وجہ سے وحشی۔ جاہل اور غیر متمدن کہتے تھے۔ اور یورپ کے لوگ اس جگہ کے مسلمانوں سے سبق لیتے تھے۔ اور ان سے علم پڑھتے۔ تہذیب سیکھتے۔ اور تمدن کے اصول حاصل کرتے تھے۔ لیکن آج اس سپین میں ایک بھی مسلمان نہیں۔ یہ نہیں ہؤا۔ کہ وہاں کے مسلمانوں کی نسل قطع ہوگئی ہو۔ یہ بھی نہیں ہؤا کہ وہاں کے مسلمان اس ملک کو چھوڑ کر کسی اور ملک میں جا بسے۔ بلکہ یہ ہؤا۔ کہ سب نے عیسائی مذہب قبول کر لیا۔ وہ سپینی قوم جس کے باپ دادوں نے خون میں غوطے کھا کھا کر اسلام کو اس ملک میں قائم کیا تھا۔ وہ مسلمان جو توحید کے نام پر اپنا ذرہ ذرہ قربان کرنے پر آمادہ تھے۔ وہ مسلمان جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں جان و مال نثار کر دینے پر تیار تھے۔ آج ان کی اولاد توحید کی بجائے تثلیث پرست ہے آج ان مسلمانوں کی اولاد کے دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے خالی ہیں۔ اور صرف خالی ہی نہیں بلکہ گالیاں دیتے ہیں۔ ان میں لاکھوں آدمی ایسے ہیں جنھیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ ہماری رگوں میں مسلمانوں کا خون دوڑ رہا ہے کیا مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں بھی ان کی یہی حالت

عظمت سر بکف احمدیہ جماعت

وہ قوم جو تعداد میں سب مسلمانوں سے بڑھکر ہے۔ وہ قوم جو مال میں مسلمانوں سے بڑھکر ہے۔ وہ قوم جو انتظام میں مسلمانوں سے بڑھکر ہے۔ وہ قوم جو استقلال میں مسلمانوں سے بڑھکر ہے۔ وہ قوم جو ذرائع میں مسلمانوں سے بڑھکر ہے۔ وہ قوم جو اسباب میں مسلمانوں سے بڑھکر ہے۔ وہ قوم جو طاقت اور علم میں مسلمانوں سے بڑھکر ہے۔ وہ ارادہ کر چکی ہے۔ کہ جس طرح ہو لالچ سے۔ دھمکی سے۔ مار کر سختی سے۔ نرمی سے۔ غرض کسی طرح بھی ہو۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندو بنالے۔ اور اگر وہ ہندو نہ بنیں۔ تو ان کو جس طرح ہو۔ ہندوستان سے نکالدے۔ یہ وہ ارادہ ہے جو ہندو قوم نے جو توحید سے بالکل خالی ہے۔ مسلمانوں کے متعلق کیا ہے اگر کوئی جماعت اس کے برخلاف آواز اٹھا سکتی ہے۔ اگر کوئی جماعت سینہ سپر ہو کر اس کے مقابلہ کے لئے میدان میں آسکتی ہے۔ تو وہ خدا کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت ہے۔ پس یہ جو ہندوؤں کی طرف سے چیلنج دیا گیا ہے۔ اگر احمدی جماعت اس کے جواب کے لئے میدان میں نکل کھڑی ہو۔ تو یقیناً اسلام کی فتح ہے۔ اور یہ آخری جنگ ہوگی۔ جس کے ذریعہ شرک ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے گا۔ اور توحید ہمیشہ کے لئے قائم کر دی جائے گی لیکن اگر احمدی جماعت نے اس زور کے ساتھ شرک کا مقابلہ نہ کیا۔ اور اس جوش کے ساتھ توحید کی اشاعت کے لئے اُٹھ نہ کھڑی ہوئی۔ جو نبیوں کی جماعت کا خاصہ ہے۔ تو ہمیشہ کیلئے توحید مٹ جائیگی۔ اور دنیا سے خدا کا نام محو ہو جائیگا پس میں احمدی دوستوں سے کہتا ہوں۔ خواہ وہ قادیان کے رہنے والے ہوں۔ خواہ باہر کے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور اسلام کے لئے اس مقابلہ کے میدان میں نہیں اتر سکتے۔ تو فیصلہ کر دیں۔ کہ ہم اس جنگ کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اگر وہ اس جنگ کے لئے تیار ہیں۔ تو میں انہیں کہتا ہوں۔ کہ وہ ایک جان ہو کر مضبوط عزم کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ اور ایسی بلند آواز اُٹھائیں۔ کہ ہر ہندو کے کان میں وہ پہنچے۔ اور کوئی شخص اس آواز کو دبا نہ سکے۔

اشتراک عمل کے لئے مسلمانوں کو دعوت

اپنی جماعت کو مخاطب کرنے کے بعد میں مسلمانوں کو بھی اس طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اگر ان میں کچھ نہیں تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ایک خوبی ان میں بھی ہے۔ یعنی ؎

کافر کنند دعوی حُبّ پیمبرم

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اگر اور کچھ نہیں۔ تو کم از کم ان کے ہونٹوں سے تو یہ بات نکلتی ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ان کے دل میں ہے۔ اور پھر ان میں سے بعض تو اسلام کا درد بھی رکھتے ہیں۔ پس جب یہ بات ان میں پائی جاتی ہے۔ تو میں ان الفاظ کے ہی واسطہ دیکر انہیں کہتا ہوں۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے الفاظ بولتے ہیں۔ ان کا لحاظ کرکے ہی اس نازک وقت میں اسلام کی مدد کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس وقت یقیناً وہی براہین اور دلائل کارگر ہو سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائے ہیں۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ گھر کی لڑائی چھوڑ کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے ؀

مسلمان بے شک احمدیت کا مقابلہ کریں

میں یہ نہیں کہتا کہ غیر احمدی ہمارا مقابلہ نہ کریں۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اسلام کے دشمنوں کے مقابلہ میں ہمارا مقابلہ نہ کریں۔ جس جگہ احمدیت کی تبلیغ ہو۔ بے شک اس جگہ وہ اپنا سارا زور لگائیں۔ ہاں اتنی بات میں پھر بھی کہوں گا۔ کہ دیانت کے ساتھ زور لگائیں۔ کیونکہ بہت سی ہماری مخالفت ذاتی عداوت پر مبنی ہوتی ہے۔ اور لوگ کسی مسئلے یا عقیدے کی بناء پر ہماری مخالفت نہیں کرتے۔ بلکہ بسا اوقات بعض ذاتی دشمنیوں کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ اس لئے میں جہاں یہ کہوں گا۔ کہ دشمن کے مقابلہ میں ہمارا مقابلہ نہ کریں اور جہاں احمدیت کی تبلیغ ہو۔ وہاں پورا زور لگائیں۔ وہاں میں یہ بھی کہوں گا۔ کہ وہ دیانت کے ساتھ زور لگائیں۔ اور ایمان کو مدنظر رکھتے ہوئے اور خدا کا خوف دلوں میں رکھتے ہوئے زور لگائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ذاتی مخالفت کی وجہ سے وہ اپنے موجودہ ایمان کو بھی کھو بیٹھیں۔ وہ احمدیت کے برخلاف زور لگائیں۔ لیکن جہاں آریہ اور عیسائیوں سے مقابلہ ہو۔ وہاں یہ ثابت کر دیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے والوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے والے اور ان کی عزت کرنے والے اچھے ہیں۔ یہ کوئی بڑا مطالبہ نہیں۔ وہ بے شک ہمیں دکھ دیں۔ بے شک ہمیں نقصان پہنچائیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ کے وقت یہ بتا دیں کہ اسلام سے محبت کرنے والوں کو بہرحال ہم اسلام کے دشمنوں سے اچھا سمجھتے ہیں۔ اور ہم ان کی پیٹھ میں خنجر مارنے کے لئے تیار نہیں۔ اور یہ کوئی ایسا بڑا مطالبہ نہیں۔ کہ جس کا پورا کرنا ایسے نازک وقت میں ان کے لئے مشکل ہو۔ اس موجودہ مشکل کا علاج یہی ہے کہ وہ ان لوگوں کے مقابلہ کے وقت ہم سے متحد ہو جائیں۔ اور اگر اس ذمہ داری کو سمجھ لیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ نازک وقت قائم نہیں رہ سکتا ؀

مسلمان ہمیں دشمنوں کی چالوں سے آگاہ رکھیں

اگر کوئی اس سے بڑھکر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے تو اس کا فرض ہے کہ جہاں یہ لوگ کچھ کر رہے ہیں اس جگہ کے متعلق ہمیں اطلاع دے۔ تا ہم ان کا مقابلہ کر سکیں۔ بغیر علم کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ پس جو مسلمان پہلے مطالبہ سے زیادہ قربانی کرنے پر آمادہ ہوں۔ ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ہر اس موقعہ اور ہر اس مقام سے آگاہ رکھیں۔ جہاں آریہ اپنا جال پھیلا رہے ہوں کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایک جگہ یہ وہ لوگ اسلام کے برخلاف کوشش کر رہے ہوں۔ اور ہمارے پاس آدمی بھی موجود ہوں لیکن ہمیں وہاں کی خبر ہی نہ ہو۔ اور اس طرح نقصان پہنچ جائے۔ پس یہ ضروری ہے۔ کہ ہمیں ہر موقعہ اور ہر مقام سے آگاہ رکھا جائے۔ تا ہم ان کا مقابلہ کر سکیں۔ اگر کوئی شخص خود کچھ نہیں کر سکتا۔ یا کام اس کی طاقت سے بڑھ کر ہے۔ تو وہ ہمیں خبر کر دے۔ تا جو کچھ ہم سے ہو سکے۔ ہم کر سکیں۔ اور میں یہ مطالبہ صرف ان مسلمانوں سے کرتا ہوں کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں ؀

مسلمان جلسوں کا انتظام کریں

جہاں جہاں بھی دشمن کوشش کر رہا ہے ہمیں اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ پس جس جگہ دشمن اپنا زہر پھیلا رہا ہو۔ وہاں فوراً جلسوں کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور واعظوں کے لئے ہمیں اطلاع کر دینی چاہیئے۔ ہم انشاء اللہ فوراً وہاں ایسا واعظ بھیج دینگے جو ان کے زہر کو دور کر دے۔ مقامی آدمی جس خوبی سے کام کر سکتے ہیں باہر کے نہیں کر سکتے۔ اس لئے جلسے کے انعقاد کی ذمہ واری مقامی لوگوں پر ہی ہو سکتی ہے۔ اور انہی کو جلسوں کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اگر وہ جلسہ کا انتظام کر لینگے۔ تو پھر ہم اپنے واعظ بھیجدیں گے۔ جو دشمنوں کا مقابلہ کرینگے۔ اور ان کے زہر کے اثر کو انشاء اللہ دور کر دینگے ؀

یہ تین مطالبے کوئی بڑے مطالبے نہیں۔ اگر مسلمان یہ تین کام کرنے لگ جائیں۔ تو دشمن کو بہت جلدی معلوم ہو جائے کہ جو کچھ اس نے سوچا ہے وہ کارگر نہیں ہو سکتا۔ مسلمان ہندوؤں کے برابر نہیں۔ ان میں علم۔ دولت۔ مال استقلال تعداد ان سے بہت کم ہے۔ اور اگر اس کمی کے باوجود بھی وہ ان کے مقابلہ کے لئے متحد نہ ہو سکیں۔ تو سخت افسوس کا مقام ہو گا۔ ہندوؤں کو دیکھو۔ کہ وہ ہر ایک طرح مسلمانوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ علم ان میں زیادہ۔ تعداد ان کی زیادہ ہے مال ان کے پاس زیادہ ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ اپنے تمام اختلافات کو چھوڑ کر مسلمانوں کے برخلاف اسی ایک مقصد کے لئے متحد ہو گئے ہیں کہ یا تو مسلمانوں کو ہندو بنالو یا ملک سے نکالدو۔

پس اگر خود دل میں درد نہیں پیدا ہوا۔ تو ہندوؤں کے اس عزم کو دیکھکر ہی مسلمان اپنے اختلافات کو چھوڑکر ان کے مقابلے کے لئے متحد ہو جائیں۔ تو جو خطرہ اس وقت پیدا ہو رہا ہے۔ وہ نہ رہے۔ میں پھر اس بات کو ظاہر کرتا ہوں کہ یہ تین مطالبے کوئی بڑے مطالبے نہیں کہ انہیں پورا کرنا مشکل ہو ؀

افریقہ کے رُؤساء عیسائی بنالئے گئے

دشمن کے فریب یا اپنے نادان ہمدردوں کی بات سے کبھی دھوکا نہیں کھانا چاہیئے اس سے بہت سخت نقصان ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں مسیحیوں نے افریقہ میں ایک خاص چال چلی تھی۔ وہی حال ہندوستان میں پیدا ہونا چاہیئے۔ انہوں نے زور دیکر تمام رؤسا کو مسیحی بنا لیا تھا۔ حتیٰ کہ ایک رئیس مسلمان ہو گیا تو قسم قسم کے الزام لگا کر اسے ہٹا دیا گیا۔ اور اسکی جگہ اس کا ایک رشتہ دار جو مسیحی تھا رئیس بنا دیا گیا۔ لیکن چونکہ انہیں خوف تھا کہ مسلمانوں کو اگر علم ہو گیا کہ اس طرح مسیحیت کی تبلیغ ہو رہی ہے تو وہ شور مچا دینگے۔ انہوں نے ایک چال چلی۔ اور وہ یہ کہ تمام دنیا میں شور مچا دیا کہ افریقہ مسلمان ہو رہا ہے۔ اسکی مسیحیوں کو فکر کرنی چاہیئے۔ حالانکہ یہ لوگ خود اور کینیا کے پادری اس شور کے موجب تھے۔ اور ان علاقوں کے باشندے ہرگز مسلمان نہیں ہو رہے تھے۔ الا ماشاء اللہ۔ اس شور کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک تو مسیحی ممالک سے پادریوں کو مدد مل گئی۔ اور دوسرے مسلمان جن کا حق تھا کہ اسوقت توجہ کرتے اس خوشی میں کہ افریقہ مسلمان ہو رہا ہے مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور جو کام کا وقت تھا۔ اس وقت کچھ نہ کیا۔ اور آخر سب ملک مسیحی ہو گیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو دھوکا دیا اور دھوکہ سے خوش کرکے اپنا کام کر لیا۔ اسی طرح ہندوستان میں خوف ہے۔ یہ سن کر کہ فلاں مسلمان ہوا اور اس طرح ہندوؤں کا مقابلہ کیا گیا یا اتنے ہندو مسلمان ہو گئے لوگ مطمئن نہ ہو جائیں اور کام نہ چھوڑ دیں یا کام کرنے کا خیال ہی نکال دیں۔ پس اگر ہوشیاری سے کام نہ لیا گیا۔ تو لاکھوں نہیں کروڑوں مسلمان ہندو ہو جائینگے اور ایسی خاموشی کے ساتھ ہندو ہو جائینگے کہ شاید ہم کو ان کے ہندو ہونے کی خبر بھی نہ ہو سکے۔ علاوہ اس کے ہمیں ہندوؤں کی اور تدبیروں سے بھی ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور بعض عارضی خوشیوں پر خوش نہیں ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ کام کرکے خوش ہونا چاہیئے۔

دشمن کی طاقت کا کم اندازہ مضر ہے

ہمیشہ دشمن کی طاقت کا صحیح اندازہ کرنا چاہیئے کیونکہ دشمن کی طاقت کا کم اور زیادہ اندازہ ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔ زیادہ اندازہ بعض وقت خطرناک نہیں ہوتا۔ لیکن کم اندازہ تو ہر وقت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ جب اندازہ کم لگایا جاتا ہے۔ تو اسوقت غفلت آجاتی ہے اور ایک شخص یہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ اگر اس کا مقابلہ نہ بھی کیا جائیگا۔ تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ہاں بعض مومن ہوتے ہیں۔ جنہوں نے فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ کہ اگر ایک دشمن ہو۔ تو کیا اور اگر ہزار دشمن ہو تو کیا ہم نے کام کرنا ہے۔ ایسے مومنوں کے لئے چاہے دشمن کم ہو

چاہے لاکھ ہوں۔ ایک ہی بات ہوتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ کہ ہمارا یہ کام ہے کہ دین کے لئے جان تک دیدیں گے لیکن ہر ایک آدمی ایسا نہیں ہوا کرتا۔ بعض آدمی تب تک ہوشیار نہیں ہوتے۔ جب تک ان کو دشمن کی طاقت کا صحیح اندازہ نہ ہو جائے۔ پس اس مقابلہ کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ ہر وقت دشمن کی طاقت کا صحیح اندازہ رکھنا چاہیئے۔ پھر زیادہ اندازہ بھی مضر ہوتا ہے کیونکہ ایک آدمی دشمن کی طاقت اپنی طاقت سے زیادہ دیکھ کر کام چھوڑ دیتا ہے۔ اور کام کرنے کا حوصلہ ہار بیٹھتا ہے لیکن کم اندازہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس سے انسان غافل ہو جاتا ہے۔ اور سچی کوشش نہیں کرتا۔ پس میں تمام مسلمانوں سے اسلام کا درد رکھنے والے تمام شخصوں سے اور ہر فرقہ اسلام کے لوگوں سے کہتا ہوں۔ کہ دشمن کی طاقت اور اپنی کمزوری کا صحیح اندازہ لگاتے ہوئے کم از کم تین باتوں کا ضرور خیال رکھیں۔ جو میں نے کہی ہیں۔ تاکہ ہم دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ اور اس کے حملوں کو روک سکیں۔

ہندوؤں کی کوشش سیاسی غرض سے ہے

ہندو اپنے مذہب کے لحاظ سے شدھی کی کوشش نہیں کر رہے بلکہ سیاسی طور پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ اور اس سیاسی کوشش کو انہوں نے مذہبی رنگ دیدیا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ جب تک مذہبی رنگ نہ دیا جائے گا۔ تب تک یہ سیاسی کوشش کارگر نہ ہوگی۔ اس کوشش کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ ان کی تعداد بڑھے۔ اور تمام ملک میں ایک مذہب ہو جائے۔ کیونکہ اگر تمام ملک میں ایک مذہب ہو جائے۔ تو پھر جو کچھ ہونگے ہندو ہی ہونگے۔ یہ دراصل ہندوؤں کی سیاسی کوشش ہے۔ اور چونکہ ان کی اس کوشش کا اثر سب مسلمانوں پر پڑتا ہے۔ خواہ وہ مسلمان اسلام کے کسی فرقے سے ہی تعلق رکھتے ہوں۔ اس لئے مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی اس موقعہ پر اکٹھے ہو کر کام کریں۔

مسلمانوں سے تین باتوں کی خواہش

ان حالات کے ماتحت جو اس وقت پیدا ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان تین باتوں کے کرنے کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اور یہ کوئی مشکل باتیں نہیں۔ جنہیں وہ نہ کر سکیں۔ اسلام کی عظمت قائم کرنے کے لئے یہ بہت معمولی باتیں ہیں۔ جو میں چاہتا ہوں۔ کہ مسلمان اس موقعہ پر کریں:-

۱۔ سب سے پہلی بات تو یہی ہے۔ کہ آپس کے جھگڑے آپس تک ہی رہیں۔ ہم اگر ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں اور اختلاف رکھتے ہیں۔ تو اس کا اثر ہم تک ہی محدود رہنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ اسلام کے دشمنوں سے مقابلہ کرتے وقت ایک دوسرے کے برخلاف اثر ڈال کر اپنی طاقت کو کمزور کیا جائے۔ ہندوؤں کی سیاسی کوشش کا اثر اسلام کے تمام فرقوں پر پڑ رہا ہے۔ اور پڑے گا۔ وہ اپنی مخالفت کے وقت کسی کو مستثنےٰ نہیں کرتے۔ اور ہم بھی جب تک متحد نہ ہونگے۔ ان کے حملوں کا جواب نہ دے سکیں گے۔ اسلئے یہ ضروری بات ہے۔ کہ ہم اگر اختلاف رکھتے ہیں۔ تو ان اختلافات کو اپنے اندر ہی محدود رکھا جائے۔ اور جب دشمن سے مقابلہ کا وقت ہو۔ تو ان جھگڑوں کو چھوڑ کر اس کے مقابلہ اور اس کے حملہ کی روک کے واسطے ہم یک جان ہو جائیں۔ پس پہلی بات جس کا اس وقت مسلمانوں کو فیصلہ کرنا چاہیئے۔ وہ یہی ہے۔ کہ آپس کے جھگڑے آپس تک ہی رہیں۔ اور دشمن کے مقابلہ کے وقت آپس میں متحد ہو جائیں۔ اور ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔

۲۔ دوسری بات جس کا کرنا اس وقت بہت ضروری ہے یہ ہے کہ مسلمان ہر مقام سے باخبر رہیں۔ کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اور دشمن کس رنگ میں حملہ کر رہا ہے۔ تا اس کی روک کا انتظام کیا جا سکے اور یہ کام ہر جگہ کے مقامی لوگ ہی اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ تو ایسا کرتے ہی ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی دفعہ ہو۔ دشمن کوئی کارروائی کر رہا ہو۔ لیکن انہیں خبر نہ ہو سکے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ بعض جگہ ہماری جماعت کے لوگ نہ بھی ہوں۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جہاں جہاں مسلمان ہوں۔ وہاں وہ ان حالات سے باخبر رہیں۔ اور ان کے حملوں کے جواب دیں۔ لیکن جو لوگ سمجھتے ہوں۔ کہ وہ جواب نہیں دے سکتے اور اسلام کے دشمنوں کے حملوں کا اندفاع کرنے کی ان میں طاقت نہیں وہ ہمیں خبر کردیں۔ ہم اپنے آدمی بھیجینگے۔

۳۔ تیسرے جہاں ضرورت ہوگی۔ ہمارے واعظ انشاء اللہ تعالےٰ پہنچیں گے۔ اور اسلام کے دشمنوں کے حملوں کے جواب اور ان کے زہر کے اثر کو زائل کرنے کے لئے جہاں سے بلائے جائینگے وہاں بھیجے جائیں گے۔ مگر اس کے لئے سب سے پہلا کام یہ ہے۔ کہ اس جگہ کے مقامی لوگ جہاں آریوں اور عیسائیوں نے شور ڈالا ہو جلسے قائم کر کے ہمارے واعظوں کو بلوائیں۔ اور ہم انشاء اللہ تعالےٰ ایسے واعظ وہاں بھیج دینگے۔ جو ان کے دانت کھٹے کر دینگے۔ پس تیسری بات جو مسلمانوں کو کرنی چاہئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ ہر ایسی جگہ پر جلسوں کا انتظام کریں۔ اور صورت اجتماع پیدا کریں۔ ہم بھی جہاں جہاں اسلام کے دشمنوں نے اسلام کے برخلاف زہر پھیلایا ہو اپنے واعظ بھیج دینگے۔ تاکہ وہ اسلام کی عظمت اور اسلام کی شوکت کو لوگوں پر ظاہر کریں اور جو کچھ دشمنوں نے اسلام کے برخلاف کہا ہو۔ اس کے متعلق ثابت کریں کہ وہ بالکل جھوٹ ہے۔ اور صحیح اسلام لوگوں کو بتائیں۔ اور اسلام کی سچی تعلیم سے ان کو آگاہ کریں۔ پس مسلمان اگر ان تین باتوں کو سر دست اختیار کریں۔ تو بہت حد تک کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور بہت حد تک دشمن نیچا دیکھ سکتا ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں۔ کہ ہماری کمزوری کو دیکھتے ہوئے ان کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ اور ہمارے آپس کے اختلافات کی وجہ سے وہ اس یقین پر قائم ہیں۔ کہ ہم ایک دوسرے کے دشمن ہیں لیکن اس میں بھی کچھ شبہ نہیں۔ کہ اگر ہم اسلام کی سچی تعلیم پر عمل کرنا شروع کردیں۔ اور ان حملوں کے اندفاع کے لئے متحد و یک جان ہو جائیں۔ تو اسلام کی عزت اور عظمت کو قائم کر سکتے ہیں۔ دراصل اسلام کی عزت اور عظمت اور شوکت کا قائم کرنا اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے۔ لیکن اگر ہم باوجود اپنی کمزوریوں کے اس کے لئے کوشش کریں۔ تو کامیابی کا سہرا مفت میں ہمارے سر بندھتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے سامنے بھی سرخروئی ہوتی ہے۔

دعا

پس میں پھر ایک بار اس بات کو دہراتا ہوا کہ اس نازک وقت میں دشمن کے مقابلہ اور اس کے حملوں کے اندفاع کے واسطے ہمیں متحدہ طاقت سے کام کرنا چاہیئے۔ یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے۔ اور اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ہماری زبان میں وہ اثر بخشے۔ کہ سننے والے آپ ہی گرویدہ ہو جائیں۔ ہمارے دلوں میں وہ نور بخشے۔ کہ لوگوں کو آپ ہی آپ راہ ہدایت نظر آ جائے۔ اور ہمارے کاموں میں وہ برکت دے۔ کہ آپ ہی آپ اسلام کا نام دنیا میں پھیلتا چلا جائے۔ اور اعمال میں وہ برکت پیدا کرے۔ کہ اس کی نعمتیں خود بخود حاصل ہوتی چلی جائیں۔ میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس وعدہ کو بھی پورا فرمائے۔ جس طرح کہ وہ ہمیشہ سے وعدوں کو پورا کرنے والا چلا آیا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خاتم النبیین کے آخری ظہور کے وقت کہ جس کا نام مسیح موعود ہے اسلام کی اشاعت ہوگی۔ اور ساری دنیا پر اسلام کو غالب کر دیا جائیگا۔ آمین۔

جماعت قادیان کا مالی ایثار

بقائے جلد وصول کئے جائیں

امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر سب کمیٹی بیت المال کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی تھی۔ کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے بقائے وصول کر کے تین ماہ کے اندر اندر داخل خزانہ بیت المال کردیں۔

سب کمیٹی کے اجلاس کے دوران میں بعض ممبران کمیٹی نے قادیان کے بقایوں کے متعلق دریافت فرمایا تھا۔ جس پر ان کو بتلایا گیا تھا۔ کہ قادیان کی جماعت کے ذمہ -/۰۰۰،۱ روپیہ رقم بقایا ہے۔ اس رقم کے متعلق یہ وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ انشاءاللہ یہ رقم اختتام سال سے پیشتر ہی وصول کر کے داخل خزانہ کر دی جائیگی۔

میں بڑی خوشی سے یہ خبر دوستوں تک پہنچانا چاہتا ہوں کہ قادیان کی جماعت نے یہ رقم سال کے ختم ہونے سے پیشتر ہی وصول کر کے داخل خزانہ کر دی ہے۔ میں باہر کی جماعتوں کے دوستوں کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتا [illegible] (ناظر بیت المال)

اشتہارات

بے اولادوں کو اولاد

اگر آپ بے اولاد ہیں۔ اگر آپ حصول اولاد کی خاطر سینکڑوں روپیہ برباد کرکے مایوس ہوگئی ہیں۔ تو آئیں کرمہ والدہ صاحبہ سے علاج کرا کے اولاد حاصل کریں۔ والدہ صاحبہ قریباً ۴ سال سے نہایت کامیابی سے علاج کر رہی ہیں۔ اور اس عرصہ میں بیشمار بے اولاد عورتیں اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ اسلئے اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھودیں۔ اور آج ہی ایک کارڈ لکھ دیں۔ قیمت فائدہ کے لحاظ سے بہت کم یعنی مکمل بکس صرف چار روپیہ علاوہ محصول (نوٹ) آرڈر دیتے وقت مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ جو کہ پوشیدہ رکھے جائینگے ÷

(پتہ:۔ سید خواجہ علی۔ قادیان۔ پنجاب)

برص سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری نیفری جڑی بوٹی کے ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں۔ تو کل قیمت واپس۔ قیمت فی بکس تین روپیہ ۳ ÷

فروغ حسن

چیچک کے بدنما دھبے۔ کیل۔ مہاسے۔ چھائیاں وغیرہ کو دور کرکے مرجھائے ہوئے چہرہ کو مثل گلاب بنا دیتا ہے۔ قیمت ۱؎ روپیہ ÷

ملنے کا پتہ

دفتر معالج برص نمبر (۳) دربھنگہ (بہار)

اعلیٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں ہر رنگ کی فروخت کرتے ہیں۔ نرخ فی گز ۲ روپے ۴ رہوگا۔ اس کے علاوہ مشہدی کنادیز عورتوں کے سوٹ کے لئے فی گز ۱؎۲ اور مشہدی رومال فروخت کرتے جاتے ہیں۔ کلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس کردی جائیگی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیج دیجائیگی۔ احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔ مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور نسبتاً ارزاں بھیجا جائیگا ÷

المشتہر

میاں محمد و غلام حیدر احمدی بازار کریم پورہ۔ شہر پشاور

ساڑھے پانچ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر منگایئے

تاکہ آپ کو دس نہایت مدلل اور مفید ٹریکٹوں کا بنا بنایا سلسلا یا مجموعہ (حجم ۸۰ صفحے) بھیجدیا جائے۔ جو کہ آریہ سماج کی تردید کیلئے بہترین ہتھیار ہے اس میں ویدوں کے ایسے ایسے سربستہ اور اندرونی راز ظاہر کئے گئے ہیں۔ کہ بایدوشاید ÷

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان

حب اٹھرا کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گرجاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائیگا

پتہ

عبد الرحمٰن اکا غانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

خالصہ دھرم و بابا نانک کا مذہب ۴؍

اردو گرمکھی میں یہ پہلی جامع کتاب ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ سکھ مذہب گرنتھ صاحب اور بابا نانک دونوں کے خلاف ہے۔ کہ بابا نانک نے گرنتھ صاحب میں اسلامی نماز روزہ کا حکم دیا۔ جپ جی صاحب یا جاپ صاحب کا کوئی حکم نہیں۔ شری گرنتھ میں مسلمان بننے کا حکم ہے۔ سکھ بننے کا حکم نہیں۔ گرنتھ صاحب کو ساٹھ آدمیوں نے بنایا۔ قرآن تمام کتب کا سردار۔ مسجد میں نماز کرنے کا حکم گرنتھ صاحب میں ہے۔ گردوارہ جانے کا حکم نہیں۔ جپ جی صاحب نماز اور بندگی نہیں۔ بلکہ کتھا اور وعظ ہے۔ گرنتھ میں مسلمانوں سے کھانے پینے سے نہیں روکا۔ ہندوؤں سے روکا ÷

خالصہ تاریخ اور گورو نانک کا مذہب۔ شاہان اسلام نے سکھ گردؤں کو تین کروڑ کی جائیدادیں بخشیں۔ مگر بعض گردؤں نے گورنروں کا مقابلہ کرکے شہید کیا۔ شاہان اسلام نے درگذر کیا۔ فرضی مظالم شاہان اسلام کا ازالہ۔ گرو نانک کے مسلمان ہونے کے ثبوت اردو اور گورمکھی میں خوشخط مستند حوالجات مع اعراب قیمت ۱؍ ÷

ملنے کا پتہ

ماسٹر عبد الرحمٰن بی۔ اے قادیان

ضرورت

زنانہ ہسپتال میانوالی کے لئے ایک سند یافتہ زنانہ کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ چالیس روپے ماہوار ملے گی۔ اور ایک نہایت موزون مکان احاطہ ہسپتال میں برائے رہائش مفت ملے گا۔ درخواستیں

صاحب بہادر سول سرجن میانوالی کے نام آنی چاہیئیں

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

روبکار باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر۔ درجہ چہارم۔ ترنتارن

مقدمہ دیوانی ۶۲۴ بابت ۱۹۲۶ء

ایسر سنگھ ولد باگ سنگھ ذات جٹ ساکن سندپور تحصیل ترنتارن مدعی

بنام

سوربنا ولد پرانا۔ سمات چندی زوجہ شیر سنگھ خاکروب ساکن کیرونی تحصیل ترنتارن مدعا علیہم ÷

دعویٰ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سوربنا۔ سمات چندی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سوربنا وغیرہ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر سوربنا وغیرہ مذکور بتاریخ ۱۱ ۵/۲۷ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کرینگے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ÷

آج بتاریخ ۲۹ ۴/۲۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

روبکار باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر۔ درجہ چہارم۔ ترنتارن

مقدمہ دیوانی ۲۸۱ بابت ۱۹۲۷ء

ڈوگر مل پسر ہری رام۔ بشن داس پسران ارجن مل قوم کھتری ساکن جلال آباد۔ تحصیل ترنتارن۔ مدعی

بنام

ننھے خاں ولد نواب خاں قوم راجپوت سکنہ گگڑوال تحصیل ترن تارن۔ مدعا علیہ ÷

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

دعویٰ ۔/۳۲۸

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمّٰی ننھے خاں مدعاعلیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ننھے خاں مدعاعلیہ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعاعلیہ مذکور بتاریخ ۲۱ ماہ مئی ۱۹۲۷ء بمقام تر تارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۲۶ ماہ اپریل ۱۹۲۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم مقام چونیاں

نادر ولد سوہنا قوم ماچھی ساکن موضع اگھمن کے تحصیل چونیاں مدعی

بنام

فریدا ولد جھنڈا قوم خوجہ ساکن موضع کانویں ہسا نوالہ تحصیل چونیاں۔ مدعاعلیہ

دعوےٰ مبلغ یکصد روپیہ

بنام فریدا ولد جھنڈا قوم خوجہ ساکن موضع کانویں ہسا نوالہ تحصیل چونیاں۔ مدعاعلیہ

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں حسب درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعاعلیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا اس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ مورخہ ۱۲/۵/۲۷ کو بوقت دس بجے قبل دوپہر عدالت ہذا میں حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ مذکور میں نہ کرے گا۔ تو اسکی عدم حاضری میں حسب ضابطہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم ۔ مقام چونیاں

ٹولا رام ولد شنکر داس قوم اروڑہ ساکن موضع ڈیوسیال تحصیل چونیاں مدعی

بنام

عمر دین ولد سجادی قوم جٹ ساکن موضع شہس شمولہ کا ندھ کھارہ تحصیل چونیاں۔ مدعاعلیہ

دعویٰ ۔/۳۷۱ بروئے تمسک

اشتہار بنام عمر الدین ولد سجادی قوم جٹ ساکن موضع شہس شمولہ کاندھ کھارہ تحصیل چونیاں۔ مدعاعلیہ

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں حسب درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعاعلیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ مورخہ ۱۶/۵/۲۷ کو بوقت دس بجے قبل دوپہر عدالت ہذا میں حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ مذکور میں نہ کرے گا۔ تو حسب ضابطہ اس کی عدم موجودگی میں کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ ۲۶/۴/۲۷

آج بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

اجلاس جناب شیخ محمد ظہیر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس۔ سب جج بہادر بٹالہ

ملا بخش و حسینا۔ پسران الہیا۔ حسن محمد ولد منڈا و منشی نابالغ پسر کرم الٰہی بولایت حسینا چچا حقیقی اقوام جٹ سکنائے بہادر حسین تحصیل بٹالہ۔ مدعیان

بنام

امام الدین ولد ہیرا۔ اللہ دتا و دینا پسران لاڈا۔ قطبا ولد ہیرا۔ نور محمد ولد جیوا۔ ملا ولد جاموں۔ جھنڈا و بلندا پسران روڈا اقوام جٹ سکنائے بہادر حسین تحصیل بٹالہ۔ تاج الدین بالغ و لال و نواب و فضلا نابالغان پسران سلطان اقوام جٹ سکنائے بہادر حسین حال وارد چک ۲۵ تحصیل سنجوڑہ ضلع نواب شاہ ملک سندھ بولایت منشی اختر علی اہلمد عدالت ہذا ایشر داس۔ گوری نند۔ دیوان چند۔ لال چند۔ پسران دینا ناتھ اقوام برہمن سکنائے بٹالہ محلہ مجواں۔ مدعاعلیہم

دعویٰ دخل اراضی ۳/۴ حصہ موازی ۶ کنال ۱۵ مرلہ بابت نمبر خسرہ ۷۰۰ و ۷۰۵ و ۷۰۸ و ۷۰۶ و ۷۰۵ مندرجہ بندوبست جمعبندی ۱۹۲۳ء بموجب فرد پٹواری شمولہ واقعہ موضع بہادر حسین تحصیل بٹالہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں لال۔ نواب۔ فضلا نابالغان کی والدہ مسماۃ ماموں والدہ حقیقی خود جو مدعیان نے دعوے میں بنائی تھی تاریخ مقررہ پر وہ پیشی پر حاضر نہیں آئی ہے اب عدالت ہذا نے پرسہ نابالغان مذکوران کا ولی منشی اختر علی اہلمد عدالت ہذا کو قرار دیا ہے۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ نابالغان مذکوران

کو جو اعتراض تقرری ولی اہلمد عدالت ہذا منظور کے ہونے میں ہو وے۔ بتاریخ ۱۸/۵/۲۷ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ عدم حاضری نابالغان کارروائی ضابطہ ہوگی۔ تحریر ۲۸/۴

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد ظہیر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس۔ سب جج بہادر۔ بٹالہ

دیا سنگھ ولد جیمل جٹ ساکن کھیری تحصیل بٹالہ۔ مدعی

بنام

رام داس ولد آتما رام کھتری ساکن راوو والی اصل بنر ابج دار ہوشناک لال کھتری ساکن جکرائی تحصیل بٹالہ

دعویٰ ۲۲۲/۸ تمسک

بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعاعلیہم سمن کی خبر پا کر روپوش ہو جاتے ہیں۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعاعلیہم مذکوران بتاریخ ۱۳/۵/۲۷ بوقت دس بجے دن کے حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ ہذا کے نہیں کرینگے۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی

تحریر ۲۹/۴/۲۷ مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب شیخ محمد ظہیر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس۔ سب جج بہادر بٹالہ

بمقدمہ ۲۳۶ سنہ ۲۷ء

جسونت سنگھ ولد بھگوان سنگھ زرگر ساکن ننگر پور تحصیل بٹالہ مدعی

بنام

البیر ولد گنڈو۔ ڈوگر ولد گنڈو عیسائی ساکن ننگ پورہ تحصیل بٹالہ۔ مدعاعلیہم

دعویٰ مالیتی ۸/-

اس مقدمہ میں ڈوگر مدعاعلیہ ۲ ملک برہما میں رہتا ہے۔ اور نام پتہ ہے۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعاعلیہ مذکور بتاریخ ۱۸/۵/۲۷ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ ہذا کی نہیں کریگا تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

تحریر ۲۷/۴/۲۷

مہر عدالت دستخط حاکم

ہندوستان کی خبریں

شملہ ۲۷ راپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سر میلکم ہیلی گورنر پنجاب کے رخصت پر جانے کی خبر غلط ہے۔ ہز ایکسیلنسی کا ارادہ امسال رخصت پر جانے کا نہیں ہے۔

ریاست حیدر آباد مستحق طلباء اور سرکاری ملازموں کو قرضے عطا فرما رہی ہے۔ کہ وہ ممالک غیر میں جا کر علوم و فنون کی تعلیم حاصل کر سکیں۔

ہمعصر ریاست رقمطراز ہے۔ کہ ٹونک سے جو تازہ اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھوپال کی طرح ٹونک بھی خانہ جنگی کا مرکز بننے والا ہے۔

ضلع جالندھر میں کسی ہندو خاندان میں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے پیدائش ہی کے وقت سے اس کے منہ میں پورے دانت موجود ہیں۔

لاہور ۲۸ راپریل۔ گورنر پنجاب نے پنجاب ڈیولپمنٹ بورڈ (انجمن ترقی پنجاب) کا افتتاح کیا۔ اور پنجاب کی تجارتی اور صنعتی ترقی کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے شاہدرہ کے چمڑا رنگنے کے کارخانہ اور کپڑا بننے کے کارخانہ لدھیانہ کے کارخانہ جراب بافی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ عنقریب نجاروں لوہاروں کے لئے بھی سکول کھل جائینگے۔

دہلی ۲۸ راپریل فرقہ دارانہ فساد کے مقدمہ میں پچیس ہندوؤں کا چالان کیا گیا تھا۔ ان میں سے ۱۲ کو دہلی کے خاص مجسٹریٹ کی عدالت سے دو سال قید با مشقت اور پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا مل چکی تھی۔ عدالت عالیہ لاہور میں مرافعہ کرنے پر دو ملزم بری کر دیئے گئے۔ باقی ماندہ اشخاص کی سزا میں تخفیف کر دی گئی۔ سب کے لئے ایک سے چھ ماہ تک قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا بحال رہی۔

مدراس ۲۸ راپریل۔ مسٹر ایم کے اچاریہ رکن مجلس ہندوؤں کو متحد کرنے کا قومی مشن شروع کرنے والے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ میرا مشن ہر فرقہ اور مت کے ہندوؤں کے لئے کھلا ہے۔ اس کا مقصد چھوت چھات کو دور کرنا ہے۔

دہلی الیکٹرک پرنٹنگ ورکس پر ۲۵۰ روپیہ جرمانہ اس الزام میں کیا گیا ہے۔ کہ اس مطبع نے بچوں کو ملازم رکھا تھا جس کی قانون اجازت نہیں دیتا۔

سید اسد اللہ جنرل سیکرٹری بھارتیہ شدھی سبھا دہلی سے حیدر آباد سندھ کی طرف اس غرض سے گئے ہیں۔ کہ وہاں کے عام مسلمانوں پر شدھی کا دام تزویر بچھائیں۔

اکالی رقمطراز ہے۔ کہ اس سال موسم گرما میں پنجاب کونسل کا اجلاس شملہ کے بجائے لاہور ہی میں منعقد ہوگا۔ وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے مسٹر وی جے پٹیل صدر اسمبلی کو سرکاری طور پر لکھا تھا۔ کہ فلاں تاریخ سے فلاں تاریخ تک کونسل چیمبر کو خالی کر دیا جائے۔ لیکن مسٹر پٹیل نے کونسل چیمبر خالی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

محکمہ جنگلات کی ملازمت کے امیدواروں کے انتخاب کیلئے ایک امتحان مقابلہ ۱۸ر جولائی ۱۹۲۷ء سے دہلی میں شروع ہوگا۔

پٹنہ ۲۸ راپریل۔ آج سشن جج لکھی پور نے فرقہ دارانہ فساد اور لوٹ مار کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ عدالت ماتحت نے نو مسلمانوں کو دو دو سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا تھا سشن جج نے ۷ ملزموں کو تو رہا کر دیا۔ باقی ماندہ کے متعلق یہ فیصلہ کیا۔ کہ یہ سزا جرم کے مقابلہ میں زیادہ نہیں ہے۔

کلکتہ ۲۸ راپریل۔ آج صبح بنگال مینشل بنک بند ہو گیا۔ لوگوں کے ایک کثیر اژدہام نے بنک کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ ملی۔

منٹگمری سے ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ منٹگمری جیل کے مسلمان قیدیوں نے قرآن پاک کی توہین پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مقاطعہ جوعی کر رکھا ہے۔

مدراس پونیا پنڈارام کو اس جرم میں ۵ سال کی سزا ہوئی ہے کہ اس نے پری آمال ایک عورت کے ساتھ ایک سال تک یہ یقین دلا کر زندگی بسر کی کہ وہ عورت مذکور کا شوہر ہے۔ جو بیس سال قبل پہاڑ پر چلا گیا تھا۔

ہمعصر "مسلم آؤٹ لک" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ عدالت عالیہ پنجاب نے اخبار "بندے ماترم" اور "گورو گھنٹال" کے ایڈیٹروں کے نام نوٹس جاری کئے ہیں۔ کہ وہ حاضر عدالت ہو کر وجوہ بیان کریں۔ کہ کیوں ان پر توہین عدالت کا مقدمہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ انہوں نے شیخ محمد امین صاحب نو مسلم بیرسٹر لاہور کے مقدمہ میں جبکہ وہ زیر سماعت تھا رائے زنی کر کے توہین عدالت کی ہے۔

ناگپور ۲۶ راپریل۔ عورتوں کا ایک جلوس جو ننگی تلواریں لئے ہوئے تھیں۔ اور جن کے ساتھ تماشائیوں کا بڑا ہجوم تھا۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں اور سول لائن میں نکالا گیا۔ پولیس نے جلوس میں مداخلت نہیں کی۔ یہ جلوس قانون اسلحہ کی سول نافرمانی کے سلسلہ میں نکالا گیا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ لارڈ اروِن آئندہ موسم سرما میں برہما کا دورہ کرینگے۔

امرت سر ۲۶ راپریل۔ لالہ برج لال لاہور کے صاحبزادہ لالہ بھگوانداس کی شادی لالہ بالمکند کی لڑکی سے ہوئی۔ رسوم شادی کی ادائیگی کے بعد جب نوشاہ صاحب نے اپنے کپڑے اتارے۔ تو ان کے دل کی حرکت یکایک بند ہو گئی۔ اور وہ فوراً فوت ہو گئے۔

لاہور ۲۶ راپریل۔ لاہور کی پولیس نے شہر کے کتب فروشوں کی تلاشیاں لیکر "شہید سنیاسی" نامی نسخہ کی چار سو جلدیں پکڑی ہیں۔ اس کتاب کو حال ہی میں حکومت پنجاب نے ممنوع قرار دیا ہے۔

بمبئی۔ ایک عرب کو گھوڑ دوڑ کے ایک عربی گھوڑے کو شدید ضربات پہنچانے کیلئے ایک ماہ کی سخت قید کی سزا دی گئی۔

بیلاٹی ۲۵ راپریل۔ بابو شو رتن جی نے اپنے لڑکے کی شادی کی تقریب پر ایک لاکھ اکاون ہزار روپیہ بطور دان دیا ہے اس گراں قدر عطیہ میں پچاس ہزار روپیہ کی وہ رقم بھی شامل ہے۔ جو لنڈن میں تو مند اور ہندو لاج کے قیام کیلئے بابو صاحب موصوف نے وقف کی ہے۔

کلکتہ ۲۶ راپریل، ایسوی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ چونکہ مجلس عاملہ کے چند ایک ارکان جن میں پنڈت موتی لال نہرو اور مسٹر سروجنی نیڈو بھی شامل ہیں۔ اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے چند ارکان مجلس عاملہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جلسوں میں شرکت نہ کر سکیں گے۔ جو ۵ رمئی کو بمبئی میں انعقاد پذیر ہونگے۔ اس لئے اجلاس ۱۲ رمئی پر ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

کرنال میں ہیضہ بڑے زور شور سے پھیل چکا ہے۔ بہت جانیں تلف ہو چکی ہیں۔ پرگنہ خانہ پور کے ایک قصبے میں جس کا نام پتھولی ہے۔ جہاں سو گھر ہونگے۔ ڈیڑھ سو آدمی اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔ جس سے تمام قصبے کے مکان مقفل ہو گئے ہیں۔

امرت سر ۲۶ راپریل۔ آج سرکاری وکیل نے مجسٹریٹ ضلع کی عدالت میں قانون ریاستہائے ہند کی دفعہ ۳ کے ماتحت سنت سنگھ مدیر طابع اور ناشر مقامی گورمکھی اخبار "سچا ڈھنڈورا" کے خلاف ایک مضمون کی بناء پر استغاثہ دائر کیا ہے۔ جو اخبار مذکور میں ۲۴ رجنوری کو اشاعت پذیر ہوا تھا۔ اور جسے سرکاری وکیل نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرنے والا بیان کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ قانون ریاستہائے ہند کے ماتحت یہ پہلا استغاثہ ہے۔

کالی کٹ ۲۷ راپریل۔ شمالی مالابار کے ایک موضع میں دو غار برآمد ہوئے ہیں۔ ہر غار کے وسطی حصہ میں مع دروازوں کے شاندار ستون ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ایک شخص بدقت اس میں داخل ہو سکتا ہے۔ ایک غار میں ایک بلند پلیٹ فارم پایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض قدیم ظروف گلی چند ہڈیاں اور دو تین لوہے کے ٹکڑے پائے گئے ہیں۔ دور دور سے لوگ ان غاروں کے دیکھنے کیلئے آ رہے ہیں۔

دہلی ۲۸ راپریل۔ اکاؤنٹنٹ جنرل سنٹرل ریونیو کے سرکاری مکان پر جو ڈاکہ پڑا تھا۔ باوجود ہر ممکن کوشش کے ابھی تک ملزموں کا پتہ نہیں چلا۔ ۲ ہزار نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔

حضور ملک معظم۔ صاحب وزیر ہند اور وزیر اعظم برطانیہ کو حسب ذیل تار مسلمانان پانی پت نے ارسال کیا ہے۔ عید الضحٰے آ رہی ہے۔ اور ابھی تک قربانی کے مذہبی حق کے دوبارہ عطا کئے جانے کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ ہماری زوردار التجا ہے۔ کہ یہ حق ہمیں عطا کیا جائے۔

ممالک غیر کی خبریں

میکسیکو ۲۶ راپریل جن باغی ڈاکوؤں نے بیس اپریل کو ٹرین روک کر لوٹی تھی۔ اور وحشیانہ مظالم برپا کئے تھے۔ ان میں سے بیس آدمی ہلاک کئے جا چکے ہیں۔ حکومت کی فوج سے کوئی پانچ گھنٹے لڑائی ہوتی رہی۔ باقی ماندہ ڈاکوؤں کا تعاقب جاری ہے۔

رگبی ۲۲ راپریل۔ محکمہ پرواز کا ایک افسر آٹھ ہزار فٹ کی بلندی سے چھاتہ پکڑ کر زمین پر اترا۔ اور اسے کسی قسم کا صدمہ یا تکلیف نہ پہنچی۔ وہ ایک طیارے کو ہوا میں اڑا رہا تھا۔ کہ طیارہ بہت تیزی سے زمین کی طرف آنے لگا۔ اس پر

(منتظم عبد الرحمٰن ... قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ... قادیان سے شائع کیا)